'ضربِ کلیم'

عرضِ مرتب!

علامہ اقبالؒ کا تیسرا اُردو مجموعۂ کلام ہے جو اُن کی وفات سے صرف دو سال قبل ۱۹۳۶ء میں منظرِ عام پر آیا۔ یہ اقبالؒ کے عصائے موسوی کی وہ ضرب ہے جو دورِ جدید کے قلزمِ توہمات کو دو واضح حصّوں میں تقسیم کر کے حق و باطل کو جُدا جُدا کر دیتی ہے اور مغرب کی فکری غُلامی میں مُبتلا ہندی مسلمانوں کا گروہِ منتشر اس 'ضربِ کلیم' کی تراشیدہ گزرگاہ سے بآسانی گزر کر اپنی منزلِ مقصود یعنی "پاکستان" تک بسلامت پہنچ جاتا ہے۔ 'ضربِ کلیم' اقبال کی کارگاہِ فکر کا وہ حربۂ آہنی ہے جس کی زد عصرِ حاضر کے الحاد اور زندقہ کی سنگلاخ چٹانوں پر پڑتی ہے تو ان میں سے صداقت کے شفاف چشمے پھوٹنے لگتے ہیں۔ اور ان چشموں سے رواں دواں آبِ شیریں آج بھی وہی تازگی بخشتا ہے، جو آج سے بیاسی برس پہلے عطا کرتا تھا۔ 'ضربِ کلیم' پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ زندگی کے جن مسائل کی گُتھیاں اقبالؒ نے اُس دور میں سُلجھائی تھیں اُن مسائل کی عقدہ کُشائی آج بھی فکرِ اقبالؒ ہی کے ناخنِ تدبیر سے ممکن ہے۔ اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ اقبالؒ کو قسّامِ ازل کی طرف سے کس قدر ذہنِ رسا اور ذہنِ رسا میں کتنا تنوع، کتنی تازگی، کتنی دُور بینی اور کس قدر اثر پذیری عطا ہوئی تھی۔ زندگی کے مختلف النوع مسائل، معیشت کی ہر دم پھیلتی اور ذہن انسانی کو جکڑتی ہوئی پیچیدگیاں، ثقافت کے گونا گوں مظاہروں اور ان مظاہروں کے عقب میں مذہبی اور مسلکی عصبتیں، فنونِ لطیفہ کی پُرکشش سرگرمیاں اور اِن سرگرمیوں کے پسِ پردہ افرنگ کی شیطانی دماغوں کی شرانگیزیاں، صنفِ نازک کے جذبات میں آزاد روی، خود آرائی اور خود نمائی کی اُمنگیں اور اُن اُمنگوں کے پیچھے شاطرانِ مغرب کی مسلسل انگیختیں، کہ اسلام کے خلاف مغرب کا سب سے بڑا حربہ آزادیِ نسواں ہے۔ ایسی آزادی جس کی بنیاد حصولِ علم پر نہیں بلکہ رقص و سرود اور جسمانی برہنگی پر ہے۔ 'ضربِ کلیم' کے مطالعہ سے قاری کے ذہن پر مغرب کی پراپیگنڈہ مشینری کے پھیلائے ہوئے جال کی ہر گرہ خود بخود کھلتی چلی

جاتی ہے۔ اقبالؒ نے دورِحاضر کے تمام فنون کا انتہائی حکمت سے سدِباب کیا ہے وہ حکمتِ بالغہ جو قرآنِ حکیم کی عطا کردہ اور حدیث رسالت مآبؐ کی فیض یافتہ ہے۔

'ضربِ کلیم' کی زبان انتہائی سادہ اور عام فہم ہے۔ اکثر مقامات پر زبان پر مناظرانہ رنگ غالب آجاتا ہے مگران مناظروں میں پیش کردہ دلائلِ محکم آج بھی دُشمنانِ اسلام کے لیے چیلنج اور ناقابلِ شکست ہیں۔ کتاب کو چھ (۶) مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے "اسلام اور مسلمان" میں پینسٹھ (۶۵) نظمیں اور دو (۲) غزلیں شامل ہیں۔ علامہؒ، اسلام کے زرّیں اور ابدی اصولوں پرعمل کو مسلمانوں کی بقاء اور نشاۃِ ثانیہ کا حل گردانتے ہیں۔ مشہور نظم "لاالٰہ الااللہ" جو علامہؒ نے آخری اجتماع مں پڑھی، بھی اسی حصے کو مزیّن کرتی ہے۔ "تعلیم و تربیت" میں چھبیس (۲۶) نظمیں اور دو (۲) غزلیں شامل ہیں۔ اس میں افراد اور اقوام کی تعمیرِخودی کے مضمرات اور مرگِ خودی کے اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔ اقوامِ مشرق کی محکومی، مغربی تہذیب اور فکر کی آزادی پر بحث کی ہے۔ تعلیم، مکتب، مدرسہ، استاد اور طالبِ علم پر اظہارِخیال کیا ہے۔ "عورت" میں نو (۹) مختصر نظمیں ہیں۔ مغربی تمدن میں متعین عورت کے کردار پرتنقید کی ہے۔ حجاب، آزادیِ نسواں، دینی تعلیم کی ضرورت اور عورت کی بابت مرد کی ذمہ داری پر اظہارِخیال کیا ہے۔ "وجودِزن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ" اسی حصّے کی مشہور نظم ہے۔ "ادبیات اور فنونِ لطیفہ"، بیالیس (۴۲) نظموں اور ایک غزل پر مشتمل ہے۔ شاعری، اَدب، موسیقی، رقص و سرود اور فنِ تعمیر کے جوہر جبلتِ انسانی میں پنہاں قیمتی موتی ہیں جنہیں خودی کی حفاظت اور نشوونما کےلئے بروئے کار لایا جائے تو استحکامِ زندگی ہے ورنہ ذلت اور رسوائی کا سودا ہے۔ پانچواں حصّہ "سیاستِ مشرق و مغرب" کا ہے۔ اس میں پینتیس (۳۵) نظمیں شامل ہیں۔ اشتراکیت، ملوکیت، جمہوریت، لادینیت، سیاست، غلامی اور خوشامد جیسے عنوانات کے منفی اثرات کو اُجاگر کیا ہے۔ اور مسلمان کو قرآن میں غوطہ زن ہوکر ہَوَس سے پاک ایک ایسے نظام کی تشکیل کی تلقین کی ہے جو 'قُلِ الْعَفْوَ' پر مبنی ہو۔

آخری حصّہ میں بیس (۲۰) نظمیں ہیں۔ جو "محراب گُل افغان" ایک خیالی کردار کے افکار ہیں جس میں ملتِ افغانیہ کے لیے وحدت، فقر، تعمیرِ خودی اور جدوجہد کا پیغام ہے۔ 'ضربِ کلیم' ادبیات عالَم کے اُن مجموعۂ اشعار میں سے ہے جو انسانی زندگی کی عارضی اُلجھنوں کو خوب صورتی سے سُلجھاتا، وقتی مسائل کو حُسنِ تدبیر سے حل کرتا اور ہنگامی و سیاسی بکھیڑوں سے خوش اسلوبی سے نبٹتا ہے۔ زمانۂ حاضر کے لات و منات کے لیے اقبالؒ کا قلم تیشۂ ابراہیم ثابت ہوا، اور تہذیبِ مغرب کے سحرِ سامری کے لیے عصائے مُوسوی۔ اس مجموعے کے قاری پر اقبالؒ کے اس دعویٰ کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ ؎

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات 3778

'ضربِ کلیم' اقبال کا وہ معجزۂ فن ہے جس نے ہندی مسلمانوں کے مُردہ دلوں میں زندگی کی نئی رُوح پھونک دی۔ سیاسیاتِ عالم کے خم و پیچ سے باخبر کرکے ان کے سیاسی شعور کو پختہ اور پُرعزم کیا، آزادیِ نسواں کے بے بنیاد دعوں کی حقیقت سمجھا کر معاشرے میں عورت کے اصل مقام سے آشنا کیا، اُنھیں فنونِ لطیفہ کی باریکیوں سے آگاہ کرکے اُن کے ذوقِ سلیم کی تربیت کی۔ اسی تربیت و آگہی اور سیاسی بیداری نے پاکستان جیسی ریاست کو معرضِ وجود میں لاکر ایک ایسے خطّے کو بلندنظری اور سرفرازی عطا کی جو ہندوستان کے شمال مغرب کا پس ماندہ ترین علاقہ تھا۔

ضربِ کلیم

یعنی

اعلانِ جنگ، دَورِ حاضر کے خلاف

نہیں مقام کی خُوگر طبیعتِ آزاد
ہوائے سیر مثالِ نسیم پیدا کر 3629
ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پُھوٹے
خودی میں ڈُوب کے ضربِ کلیم پیدا کر 3630

اقبالؔ

دبستانِ اقبال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

نمبر شمار		صفحہ نمبر	شعر نمبر
1	اعلیٰحضرت نوّاب سر حمید اللہ خاں فرماں روائے بھوپال کی خدمت میں!	1/543	3631
2	ناظرین سے	1/543	3634
3	تمہید	2/544	3637

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	شعر نمبر
	اِسلام اور مسلمان		
4	صُبح	6/548	3646
5	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ	6/548	3648
6	تن بہ تقدیر	7/549	3655
7	مِعراج	8/550	3658
8	ایک فلسفہ زدہ سیّد زادے کے نام	9/551	3662
9	زمین و آسماں	10/552	3677
10	مسلمان کا زوال	11/553	3680
11	عِلم و عشق	11/553	3684

12	اِجتہاد	13/555	3692
13	شُکر و شکایت	13/555	3696
14	ذِکر و فِکر	14/556	3700
15	مُلّائے حَرم	15/557	3703
16	تقدیر	15/557	3705
17	توحید	16/558	3709
18	عِلم اور دین	17/559	3714
19	ہِندی مسلمان	17/559	3718
20	آزادیِ شمشیر کے اعلان پر	18/560	3721
21	جہاد	19/561	3725
22	قُوّت اور دین	20/562	3733
23	فَقر و مُلوکیّت	21/563	3737
24	اِسلام	22/564	3741
25	حیاتِ اَبدی	22/564	3744
26	سُلطانی	23/565	3746
27	صُوفی سے	24/566	3753
28	اَفرنگ زدہ	25/567	3756
29	تصوّف	26/568	3760
30	ہِندی اِسلام	27/569	3765
31	غزل۔ دِلِ مُردہ دِل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ	28/570	3770
32	دُنیا	29/571	3775
33	نماز	29/571	3778
34	وَحی	30/572	3780
35	شکست	30/572	3783
36	عقل و دِل	31/573	3786
37	مستیِ کردار	31/573	3788
38	قَبر	32/574	3791
39	قلندر کی پہچان	33/575	3793

40	فلسفہ	34/576	3798
41	مردانِ خُدا	35/577	3804
42	کافر و مومن	35/577	3808
43	مہدیِ برحق	36/578	3811
44	مومن	37/579	3815
45	محمد علی باب	38/580	3819
46	تقدیر	38/580	3822
47	اے رُوحِ محمدؐ!	40/582	3827
48	مدنیّتِ اسلام	40/582	3831
49	اِمامت	41/583	3836
50	فقر و راہبی	42/584	3841
51	غزل تیری متاعِ حیات علم و ہُنر کا سُرور	43/585	3847
52	تسلیم و رِضا	44/586	3853
53	نکتۂ توحید	45/587	3857
54	اِلہام اور آزادی	46/588	3862
55	جان و تن	47/589	3867
56	لاہور و کراچی	47/589	3870
57	نُبوّت	48/590	3873
58	آدم	49/591	3877
59	مکّہ اور جینوا	49/591	3880
60	اے پیرِ حرم	50/592	3883
61	مہدی	51/593	3888
62	مردِ مسلمان	51/593	3892
63	پنجابی مسلمان	53/595	3900
64	آزادی	53/595	3903
65	اِشاعتِ اسلام فرنگستان میں	54/596	3907
66	لَآ وَ اِلَّا	55/597	3910
67	اُمرائے عرب سے	55/597	3913

68	احکامِ الٰہی	56/598	3916
69	موت	56/598	3919
70	قُم باذنِ اللہ	57/599	3922
	تعلیم و تربیت		
71	مقصود	60/602	3925
72	زمانۂ حاضر کا انسان	61/603	3928
73	اقوامِ مشرق	61/603	3932
74	آگاہی	62/604	3934
75	مُصلحینِ مشرق	62/604	3937
76	مغربی تہذیب	63/605	3939
77	اَسرارِ پیدا	63/605	3941
78	سُلطان ٹیپُو کی وصیّت	64/606	3945
79	غزل نہ میں اعجمی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی	65/607	3950
80	بیداری	66/608	3955
81	خودی کی تربیت	66/608	3959
82	آزادیِ فکر	67/609	3961
83	خودی کی زندگی	67/609	3963
84	حکومت	68/610	3966
85	ہندی مکتب	69/611	3970
86	تربیت	70/612	3977
87	خوب و زِشت	71/613	3981
88	مرگِ خودی	71/613	3984
89	مہمانِ عزیز	72/614	3988
90	عصرِ حاضر	72/614	3990
91	طالبِ علم	73/615	3993
92	امتحان	73/615	3995
93	مَدرَسہ	74/616	3998
94	حکیم نطشے	75/617	4003

نمبر	عنوان	صفحہ	
95	اساتذہ	75/617	4006
96	غزل — ملے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سُراغ	76/618	4009
97	دِین وتعلیم	77/619	4014
98	جاوید سے	78/620	4018

عورت

نمبر	عنوان	صفحہ	
99	مردِ فرنگ	82/624	4051
100	ایک سوال	82/624	4054
101	پردہ	83/625	4056
102	خَلوت	83/625	4059
103	عورت	84/626	4063
104	آزادیِ نِسواں	85/627	4066
105	عورت کی حفاظت	85/627	4070
106	عورت اور تعلیم	86/628	4073
107	عورت	87/629	4076

ادبیات، فنونِ لطیفہ

نمبر	عنوان	صفحہ	
108	دِین و ہُنَر	90/632	4080
109	تخلیق	90/632	4084
110	جُنوں	91/633	4089
111	اپنے شعر سے	92/634	4092
112	پیرس کی مسجد	92/634	4094
113	ادبیات	93/635	4097
114	نگاہ	93/635	4099
115	مسجدِ قُوّت الاسلام	94/636	4103
116	تیاتَر	95/637	4109
117	شُعاعِ اُمید	96/638	4113
118	اُمّید	98/640	4130
119	نگاہِ شوق	99/641	4135
120	اہلِ ہُنر سے	100/642	4141

121	غزل — دریا میں موتی! اے موجِ بے باک	101/643	4146	135	مصوّر	112/654	4204
122	وُجود	102/644	4153	136	سُرودِ حلال	113/655	4208
123	سُرود	103/645	4156	137	سُرودِ حرام	114/656	4213
124	نسیم و شبنم	104/646	4161	138	فوّارہ	114/656	4216
125	اَہرامِ مصر	105/647	4165	139	شاعر	115/657	4218
126	مخلوقاتِ ہُنر	105/647	4168	140	شعرِ عجم	115/657	4223
127	اقبال	106/648	4172	141	ہُنروَرانِ ہند	116/658	4227
128	فنونِ لطیفہ	106/648	4174	142	مردِ بزرگ	117/659	4231
129	صُبحِ چمن	107/649	4179	143	عالَمِ نو	118/660	4236
130	خاقانی	108/650	4183	144	ایجادِ معانی	118/660	4239
131	رومی	109/651	4189	145	موسیقی	119/661	4242
132	جِدّت	110/652	4192	146	ذوقِ نظر	119/661	4245
133	میرزا بیدل	110/652	4196	147	شعر	120/662	4247
134	جلال و جمال	111/653	4200	148	رقص و موسیقی	120/662	4249

149	ضبط	121/663	4251
150	رقص	121/663	4253

سیاسیاتِ مشرق و مغرب

151	اشتراکیت	124/666	4255
152	کارل مارکس کی آواز	125/667	4260
153	اِنقلاب	125/667	4263
154	خوشامد	126/668	4265
155	مناصب	126/668	4268
156	یورپ اور یہود	127/669	4272
157	نفسیاتِ غلامی	128/670	4275
158	بلشویک رُوس	128/670	4279
159	آج اور کل	129/671	4282
160	مشرق	129/671	4284
161	سیاستِ افرنگ	130/672	4287
162	خواجگی	130/672	4289
163	غلاموں کے لیے	131/673	4292
164	اہلِ مصر سے	132/674	4295
165	ابی سینیا	132/674	4298
166	اِبلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام	133/675	4301
167	جمعیّتِ اقوامِ مشرق	134/676	4307
168	سُلطانیِ جاوید	135/677	4310
169	جمہُوریت	135/677	4313
170	یورپ اور سُوریا	136/678	4315
171	مسولینی	136/678	4317
172	گِلہ	138/680	4324
173	اِنتداب	138/680	4328
174	لادِینی سیاست	139/681	4333
175	دامِ تہذیب	140/682	4337

176	نصیحت	141/683	4341	181	نفسیاتِ غلامی	144/686	4358
177	ایک بحری قزّاق اور سکندر	142/684	4346	182	غلاموں کی نماز	145/687	4361
178	جمعیّتِ اقوام	143/685	4349	183	فلسطینی عرب سے	146/688	4367
179	شام و فلسطین	143/685	4352	184	مشرق و مغرب	147/689	4370
180	سیاسی پیشوا	144/686	4355	185	نفسیاتِ حاکمی	147/689	4372

محرابِ گُل افغان کے افکار

186	میرے کُہستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں	150/692	4374
187	حقیقتِ ازلی ہے رَقابتِ اقوام	151/693	4379
188	تری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی	151/693	4382
189	کیا چرخِ کج رو، کیا مِہر، کیا ماہ	152/694	4386
190	یہ مَدرسہ، یہ کھیل، یہ غوغائے رُوارُو	153/695	4393
191	جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد	154/696	4398
192	رومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہندُستان	155/697	4402
193	زاغ کہتا ہے نہایت بدنما ہیں تیرے پَر	156/698	4407

194	عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہوس	157/699	4410
195	وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا	158/700	4415
196	جس کے پرتَو سے منوّر رہی تیری شبِ دوش	159/701	4420
197	لادینی و لاطینی، کس پیچ میں اُلجھا تُو!	159/701	4424
198	مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دِگرگُوں	160/702	4429
199	بے جُراَتِ رِندانہ ہر عشق ہے رُوباہی	161/703	4433
200	آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد	162/704	4437
201	قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جُدائی!	162/704	4441
202	آگ اس کی پھُونک دیتی ہے برنا و پِیر کو	163/705	4446
203	یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سُوری نے	164/706	4451
204	نِگاہ وہ نہیں جو سُرخ و زرد پہچانے	165/707	4455
205	فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نِگہبانی	166/708	4460

دبستانِ اقبال

اعلیٰحضرت نوّاب سر حمید اللہ خاں فرماں روائے بھوپال کی خدمت میں!

زمانہ با اُمَمِ ایشیا چہ کرد و کند
کسے نہ بود کہ ایں داستاں فرو خواند 3631
تو صاحبِ نظری آنچہ در ضمیرِ من است
دلِ تو بیند و اندیشۂ تو می داند 3632
بگیر ایں ہمہ سرمایۂ بہار از من
'کہ گُل بدستِ تو از شاخ تازہ تر ماند' 3633

دبستانِ اقبال

ناظرین سے

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زُجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ 3634

یہ زورِ دست و ضربتِ کاری کا ہے مقام
3635 میدانِ جنگ میں نہ طلب کر نوائے چنگ!

خُونِ دل و جگر سے ہے سرمایۂ حیات
3636 فطرت، 'لہُو ترنگ'، ہے غافل! نہ 'جل ترنگ'

تمہید

ا

نہ دَیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
3637 کہ خاوراں میں ہے قوموں کی رُوح تریاکی!

اگر نہ سہل ہوں تجھ پر زمیں کے ہنگامے
3638 بُری ہے مستیِ اندیشہ ہائے افلاکی!

تری نجات غمِ مرگ سے نہیں ممکن
3639 کہ تُو خودی کو سمجھتا ہے پیکرِ خاکی!

زمانہ اپنے حوادث چھُپا نہیں سکتا
ترا حِجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی! 3640

عطا ہُوا خس و خاشاکِ ایشیا مجھ کو
کہ میرے شُعلے میں ہے سرکشی و بے باکی! 3641

۲

ترا گُناہ ہے اقبالؔ! مجلس آرائی
اگرچہ تُو ہے مثالِ زمانہ کم پیوند! 3642

جو کوکنار کے خُوگر تھے، اُن غریبوں کو
تری نَوا نے دیا ذوقِ جذبہ ہائے بلند! 3643

تڑپ رہے ہیں فضا ہائے نیلگوں کے لیے
وہ پَر شکستہ کہ صحنِ سرا میں تھے خورسند! 3644

تری سزا ہے نوائے سَحَر سے محرومی
مقامِ شوق و سُرور و نظر سے محرومی! 3645

دبستانِ اقبال

اِسلام اور مسلمان

دبستانِ اقبال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صُبح☆

یہ سَحَر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا 3646

وہ سَحَر جس سے لَرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا 3647

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

خودیَ کا سرِّ نہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خودی ہے تیغ، فَساں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ 3648

یہ دَور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ 3649

دبستانِ اقبال

☆ بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے

کِیا ہے تُو نے متاعِ غرور کا سودا
فریبِ سُود و زیاں! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ 3650

یہ مال و دولتِ دُنیا، یہ رشتہ و پیوند
بُتانِ وہم و گُماں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ 3651

خِرَد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زُنّاری
نہ ہے زماں نہ مکاں! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ 3652

یہ نغمہ فصلِ گُل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ! 3653

اگرچہ بُت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حُکمِ اذاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ 3654

دبستانِ اقبال

تن بہ تقدیر

اسی قُرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
جس نے مومن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر! 3655

'تن بہ تقدیر' ہے آج اُن کے عمل کا انداز
3656 تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر!

تھا جو 'ناخُوب' بتدریج وہی 'خُوب' ہُوا
3657 کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر!

مِعراج

دے ولولۂ شوق جسے لذّتِ پرواز
3658 کر سکتا ہے وہ ذرّہ مہ و مہر کو تاراج!

مشکل نہیں یارانِ چمن! معرکۂ باز
3659 پُر سوز اگر ہو نَفَسِ سینۂ دُرّاج

ناوک ہے مسلماں! ہدَف اس کا ہے ثُریّا!
3660 ہے سِرِّ سرا پردۂ جاں نکتۂ معراج!

تُو معنیِ وَالنَّجْم، نہ سمجھا تو عجب کیا
3661 ہے تیرا مَد و جزْر ابھی چاند کا محتاج!

جہانِ اردو گرینڈ کلیات خواجہ
دبستانِ اقبال

ایک فلسفہ زدہ سیّد زادے کے نام

3662 تُو اپنی خودی اگر نہ کھوتا   زُنّاریِ برگساں نہ ہوتا

3663 ہیگل کا صدَف گُہر سے خالی   ہے اُس کا طلِسم سب خیالی!

3664 محکم کیسے ہو زندگانی؟   کس طرح خودی ہو لازمانی؟

3665 آدم کو ثبات کی طلب ہے   دستورِ حیات کی طلب ہے

3666 دُنیا کی عشا ہو جس سے اِشراق   مومن کی اذاں ندائے آفاق!

3667 مَیں اصل کا خاص سومناتی   آبا مرے لاتی و مناتی

3668 تُو سیّدِ ہاشمی کی اولاد   میری کفِ خاک برہمن زاد

3669 ہے فلسفہ میرے آب و گِل میں   پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں

3670 اقبالؔ اگرچہ بے ہُنر ہے   اس کی رگ رگ سے باخبر ہے

3671 شُعلہ ہے ترے جُنوں کا بے سوز   سُن مجھ سے یہ نکتۂ دل افروز

3672 انجامِ خِرَد ہے بے حضوری   ہے فلسفہ زندگی سے دُوری!

3673 افکار کے نغمہ ہائے بے صوت   ہیں ذوقِ عمل کے واسطے موت!

3674 دِیں مسلکِ زندگی کی تقویم   دِیں سِرِّ محمدؐ و براہیمؑ!

3675 "دل در سخنِ محمدیؐ بند   اے پورِ علیؓ ز بو علی چند☆!

چوں دیدۂ راہ بیں نداری

3676 قائد قرشی بہ از بخاری☆"

زمین و آسماں

ممکن ہے کہ تُو جس کو سمجھتا ہے بہاراں

3677 اَوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا!

ہے سلسلہ احوال کا ہر لحظہ دِگرگُوں

3678 اے سالکِ رہ! فکر نہ کر سُود و زیاں کا!

شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی

3679 تُو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا!

دبستانِ اقبال

☆ فارسی اشعار حکیم افضل الدین خاقانی کی 'تحفۃ العراقین' سے ہیں

مسلمان کا زوال

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے مُیَسّر، تونگری سے نہیں! 3680

اگر جواں ہوں مری قوم کے جَسُور و غیور
قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں! 3681

سبب کچھ اور ہے، تُو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں! 3682

اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہُوا
قلندری سے ہُوا ہے، تونگری سے نہیں! 3683

دبستانِ اقبال

عِلم و عِشق

عِلم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن!
عشق نے مجھ سے کہا عِلم ہے تخمین و ظن! 3684

بندۂ تخمین و ظن! کرمِ کتابی نہ بن

3685 عشق سراپا حضور، عِلم سراپا حِجاب!
عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات!
3686 عِلم مقامِ صفات، عشق تماشائے ذات!
عشق سُکون و ثبات، عشق حیات و ممات!
3687 عِلم ہے پیدا سوال، عشق ہے پِنہاں جواب!
عشق کے ہیں معجزات سلطنت و فَقر و دِیں!
3688 عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں!
عشق مکان و مکیں، عشق زمان و زمیں!
3689 عشق سراپا یقیں، اور یقیں فتحِ باب!
شرعِ محبّت میں ہے عشرتِ منزل حرام
3690 شورشِ طُوفاں حلال، لذّتِ ساحل حرام
عشق پہ بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
3691 عِلم ہے اِبن الکتاب، عشق ہے اُمّ الکتاب!

اِجتہاد

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذّتِ کردار، نہ افکارِ عمیق 3692

حلقۂ شوق میں وہ جُرأتِ اندیشہ کہاں
آہ! محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق! 3693

خود بدلتے نہیں، قُرآں کو بدل دیتے ہیں
ہُوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق! 3694

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سِکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق! 3695

دبستانِ اقبال

شُکر و شکایت

مَیں بندۂ ناداں ہُوں، مگر شُکر ہے تیرا
رکھتا ہُوں نہاں خانۂ لاہُوت سے پیوند! 3696

اک ولولۂ تازہ دیا مَیں نے دلوں کو
لاہور سے تا خاکِ بخارا و سمرقند! 3697

تاثیر ہے یہ میرے نَفَس کی کہ خزاں میں
مُرغانِ سَحَر خواں مری صحبت میں ہیں خورسند! 3698

لیکن مجھے پیدا کِیا اُس دیس میں تُو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضا مند! 3699

ذِکر و فِکر

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جُستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے عَلَّمَ الْاَسْمَا! 3700

مقامِ ذکر، کمالاتِ رومیؔ و عطّارؔ
مقامِ فکر، مقالاتِ بوعلی سِیناؔ! 3701

مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی! 3702

مُلّائے حَرَم

عجَب نہیں کہ خدا تک تری رسائی ہو
تری نِگہ سے ہے پوشیدہ آدمی کا مقام 3703
تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
تری اذاں میں نہیں ہے مری سَحَر کا پیام! 3704

تقدیر

نااہل کو حاصل ہے کبھی قُوّت و جبروت
ہے خوار زمانے میں کبھی جوہرِ ذاتی! 3705
شاید کوئی منطق ہو نہاں اس کے عمل میں
تقدیر نہیں تابعِ منطق نظر آتی! 3706
ہاں، ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
تاریخِ اُمَم جس کو نہیں ہم سے چھُپاتی! 3707

'ہر لحظہ ہے قوموں کے عمل پر نظر اس کی!
3708 بُرّاں صفَتِ تیغِ دو پیکر نظر اس کی!'

توحید

زندہ قُوّت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
3709 آج کیا ہے؟ فقط اک مسئلۂ علمِ کلام!
روشن اس ضَو سے اگر ظُلمتِ کردار نہ ہو
3710 خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام!
مَیں نے اے میرِ سِپہ! تیری سِپہ دیکھی ہے
3711 قُلْ ھُوَ اللہ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام!
آہ! اس راز سے واقف ہے نہ مُلّا، نہ فقیہ
3712 وحدتِ افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام!
قوم کیا چیز ہے، قوموں کی اِمامت کیا ہے
3713 اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے اِمام!

دبستانِ اقبال

عِلم اور دین

وہ عِلم اپنے بُتوں کا ہے آپ ابراہیم
کِیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم 3714

زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیلِ کم نظری، قصّۂ جدید و قدیم 3715

چمن میں تربیَتِ غُنچہ ہو نہیں سکتی
نہیں ہے قطرۂ شبنم اگر شریکِ نسیم 3716

وہ عِلم، کم بصَری جس میں ہمکنار نہیں
تجلّیاتِ کلیم و مشاہداتِ حکیم! 3717

دبستانِ اقبال

ہِندی مسلمان

غدّارِ وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر! 3718

پنجاب کے اربابِ نبوّت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومنِ پارینہ ہے کافر! 3719
آوازۂ حق اُٹھتا ہے کب اور کِدھر سے
'مِسکیں دِلکم ماندہ دریں کشمکش اندر!' 3720

آزادیِ شمشیر کے اعلان پر

سوچا بھی ہے اے مردِ مسلماں کبھی تُو نے
کیا چیز ہے فولاد کی شمشیرِ جگردار 3721
اُس بیت کا یہ مصرعِ اوّل ہے کہ جس میں
پوشیدہ چلے آتے ہیں توحید کے اسرار! 3722
ہے فکر مجھے مصرعِ ثانی کی زیادہ
اللہ کرے تجھ کو عطا فَقر کی تلوار 3723
قبضے میں یہ تلوار بھی آ جائے تو مومن
یا خالدؓ جانباز ہے یا حیدرؓ کرّار! 3724

دبستانِ اقبال

جہاد

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
3725 دُنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

لیکن جنابِ شیخ کو معلوم کیا نہیں؟
3726 مسجد میں اب یہ وعظ ہے بے سُود و بے اثر

تیغ و تُفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں
3727 ہو بھی، تو دل ہیں موت کی لذّت سے بے خبر!

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
3728 کہتا ہے کون اُسے کہ مسلماں کی موت مر!

تعلیم اُس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
3729 دُنیا کو جس کے پنجۂ خُونیں سے ہو خطر

باطل کے فال و فر کی حفاظت کے واسطے
3730 یورپ زِرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر!

دبستانِ اقبال

ہم پُوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے

3731 مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات؟

3732 اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر

قُوّت اور دین

اسکندر و چنگیز کے ہاتھوں سے جہاں میں

3733 سَو بار ہوئی حضرتِ انساں کی قبا چاک!

تاریخِ اُمَم کا یہ پیامِ ازَلی ہے

3734 'صاحب نظراں! نشّۂ قُوّت ہے خطرناک'!

اس سیلِ سبک سیر و زمیں گیر کے آگے

3735 عقل و نظَر و عِلم و ہُنر ہیں خس و خاشاک!

لادیں ہو تو ہے زہرِ ہَلاہل سے بھی بڑھ کر

3736 ہو دیں کی حفاظت میں تو ہر زہر کا تریاک!

دبستانِ اقبال

فَقر و مُلوکیّت

فقر جنگاہ میں بے ساز و یراق آتا ہے
ضرب کاری ہے، اگر سینے میں ہے قلبِ سلیم! 3737

اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی و بے تابی سے
تازہ ہر عہد میں ہے قصّۂ فرعون و کلیم! 3738

اب ترا دَور بھی آنے کو ہے اے فَقرِ غیور
کھا گئی رُوحِ فرنگی کو ہوائے زر و سیم! 3739

عشق و مستی نے کیا ضبطِ نَفَس مجھ پہ حرام
کہ گِرہ غُنچے کی کُھلتی نہیں بے موجِ نسیم! 3740

دبستانِ اقبال

اِسلام

رُوح اِسلام کی ہے نُورِ خودی، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور! 3741
یہی ہر چیز کی تقویم، یہی اصلِ نمود
گرچہ اس رُوح کو فِطرت نے رکھا ہے مستور 3742
لفظِ اِسلام سے یورپ کو اگر کَد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے 'فقرِ غیور'! 3743

حیاتِ اَبدی

زندگانی ہے صدَف، قطرۂ نیساں ہے خودی
وہ صدَف کیا کہ جو قطرے کو گُہر کر نہ سکے 3744
ہو اگر خودنگر و خودگر و خودگیر خودی
یہ بھی ممکن ہے کہ تُو موت سے بھی مر نہ سکے! 3745

سُلطانی☆

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
3746 وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قُرآنی

خودی کو جب نظر آتی ہے قاہری اپنی
3747 یہی مقام ہے کہتے ہیں جس کو سُلطانی!

یہی مقام ہے مومن کی قُوّتوں کا عیار
3748 اسی مقام سے آدم ہے ظِلِّ سُبحانی!

یہ جبر و قہر نہیں ہے، یہ عشق و مستی ہے
3749 کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہاں بانی!

کِیا گیا ہے غلامی میں مبتلا تجھ کو
3750 کہ تجھ سے ہو نہ سکی فَقر کی نگہبانی!

مثالِ ماہ چمکتا تھا جس کا داغِ سجود
3751 خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی!

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

ہوا حریفِ مہ و آفتاب تُو جس سے
3752 رہی نہ تیرے ستاروں میں وہ دُرخشانی!

صُوفی سے

تری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا
3753 مری نگاہ میں ہے حادثات کی دنیا
تخیّلات کی دنیا غریب ہے، لیکن
3754 غریب تر ہے حیات و ممات کی دنیا!
عجب نہیں کہ بدل دے اسے نگاہ تری
3755 بُلا رہی ہے تجھے مُمکنات کی دنیا!

دبستانِ اقبال

اَفرنگ زدہ

۱

ترا وجود سراپا تجلّیِ افرنگ
3756 کہ تُو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر!
مگر یہ پیکرِ خاکی خودی سے ہے خالی
3757 فقط نیام ہے تُو، زرنگار و بے شمشیر!

۲

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
3758 مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا!
وجود کیا ہے؟ فقط جوہرِ خودی کی نمود
3759 کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا!

دبستانِ اقبال

تصوّف☆

یہ حکمتِ مَلکوتی، یہ علمِ لاہُوتی
3760 حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ ذکرِ نیم شبی، یہ مراقبے، یہ سُرور
3761 تری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ عقل، جو مہ و پرویں کا کھیلتی ہے شکار
3762 شریکِ شورشِ پنہاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

خِرد نے کہہ بھی دیا لَآاِلٰہ تو کیا حاصل
3763 دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

عجب نہیں کہ پریشاں ہے گفتگو میری
3764 فروغِ صُبح پریشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں!

دبستانِ اقبال

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

ہِندی اِسلام

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے مِلّت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد! 3765

وحدت کی حفاظت نہیں بے قُوّتِ بازو
آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خدا داد 3766

اے مردِ خدا! تجھ کو وہ قُوّت نہیں حاصل
جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد 3767

مسکینی و محکومی و نومیدیِ جاوید
جس کا یہ تصوّف ہو وہ اسلام کر ایجاد 3768

مُلّا کو جو ہے ہِند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد! 3769

غزل

دلِ مردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمّتوں کے مَرضِ کُہن کا چارہ 3770

ترا بحر پُرسکوں ہے! یہ سکوں ہے یا فسُوں ہے؟
نہ نہنگ ہے، نہ طُوفاں، نہ خرابیِ کنارہ! 3771

تُو ضمیرِ آسماں سے ابھی آشنا نہیں ہے
نہیں بے قرار کرتا تجھے غمزۂ ستارہ! 3772

ترے نیستاں میں ڈالا مرے نغمۂ سَحَر نے
مری خاکِ پَے سپَر میں جو نہاں تھا اک شرارہ! 3773

نظر آئے گا اُسی کو یہ جہانِ دوش و فردا
جسے آ گئی میّسر مری شوخیِ نظارہ! 3774

دُنیا

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بُوقلَمونی
3775 وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھر، یہ نگیں ہے

دیتی ہے مری چشمِ بصیرت بھی یہ فتویٰ
3776 وہ کوہ، یہ دریا ہے، وہ گردُوں، یہ زمیں ہے

حق بات کو لیکن میں چھُپا کر نہیں رکھتا
3777 تُو ہے، تجھے جو کچھ نظر آتا ہے، نہیں ہے!

نماز

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
3778 اگرچہ پِیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات

یہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
3779 ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

دبستانِ اقبال

وَحْی ☆

عقلِ بے مایہ اِمامَت کی سزاوار نہیں

3780 راہبر ہو ظن و تخمیں، تو زبُوں کارِ حیات!

فکر بے نُور، ترا جذبِ عمل بے بنیاد!

3781 سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات!

خوب و ناخُوب عمل کی ہو گرہ وا کیوں کر

3782 گر حیات آپ نہ ہو شارحِ اَسرارِ حیات!

شِکست

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صُوفی میں

3783 بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ الَست!

فقیہِ شہر بھی رہبانیَت پہ ہے مجبور

3784 کہ معرکے ہیں شریعت کے جنگِ دست بدست!

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے

گریز کشمکشِ زندگی سے، مَردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست! 3785

عقل و دِل

ہر خاکی و نُوری پہ حکومت ہے خرَد کی
باہر نہیں کچھ عقلِ خداداد کی زد سے 3786
عالَم ہے غلام اس کے جلالِ ازَلی کا
اک دل ہے کہ ہر لحظہ اُلجھتا ہے خرَد سے! 3787

مستیِ کردار

صُوفی کی طریقت میں فقط مستیِ احوال
مُلّا کی شریعت میں فقط مستیِ گُفتار 3788
شاعر کی نوا مُردہ و افسُردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست! نہ خوابیدہ نہ بیدار! 3789

دبستانِ اقبال

وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستیِ کردار! 3790

قبر

مرقد کا شبستاں بھی اُسے راس نہ آیا
آرام قلندر کو تہِ خاک نہیں ہے 3791
خاموشیِ افلاک تو ہے قبر میں لیکن
بے قیدی و پہنائیِ افلاک نہیں ہے! 3792

دبستانِ اقبال

قلندر کی پہچان

کہتا ہے زمانے سے یہ درویشِ جواں مرد
جاتا ہے جِدھر بندۂ حق، تُو بھی اُدھر جا! 3793

ہنگامے ہیں میرے تری طاقت سے زیادہ
بچتا ہوا بُنگاہِ قلندر سے گزر جا! 3794

میں کشتی و ملّاح کا محتاج نہ ہوں گا
چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تُو تو اُتر جا! 3795

توڑا نہیں جادُو مری تکبیر نے تیرا؟
ہے تجھ میں مُکر جانے کی جُرأت تو مُکر جا! 3796

مہرِ و مہ و انجم کا محاسِب ہے قلندر!
ایّام کا مَرکب نہیں، راکِب ہے قلندر! 3797

فلسفہ

افکار جوانوں کے خَفی ہوں کہ جَلی ہوں
پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے 3798

معلوم ہیں مجھ کو ترے احوال کہ مَیں بھی
مُدّت ہوئی گزرا تھا اسی راہ گزر سے 3799

الفاظ کے پیچوں میں اُلجھتے نہیں دانا
غوّاص کو مطلب ہے صدَف سے کہ گُہر سے؟ 3800

پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جُنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شُعلے کو شرر سے 3801

جس معنیِ پیچیدہ کی تصدیق کرے دل
قیمت میں بہت بڑھ کے ہے تابندہ گُہر سے 3802

یا مُردہ ہے یا نَزع کی حالت میں گرفتار
جو فلسفہ لِکھّا نہ گیا خونِ جگر سے! 3803

دبستانِ اقبال

مردانِ خُدا

وہی ہے بندۂ حُر جس کی ضَرب ہے کاری
نہ وہ کہ حَرب ہے جس کی تمام عیّاری! 3804
ازل سے فطرتِ احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کُلہ داری! 3805
زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
انھی کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری! 3806
وجود انھی کا طوافِ بُتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر، تمام زُنّاری! 3807

کافر و مومن

کل ساحلِ دریا پہ کہا مجھ سے خِضَر نے
تُو ڈُھونڈ رہا ہے سَمِ افرنگ کا تریاق؟ 3808

اک نکتہ مرے پاس ہے شمشیر کی مانند
3809 بُرّندہ و صَیقل زدہ و روشن و بَرّاق

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گُم ہے
3810 مومن کی یہ پہچان کہ گُم اس میں ہیں آفاق!

مہدیِ برحق

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
3811 خاور کے ثوابِت ہوں کہ افرنگ کے سیّار!

پیرانِ کلیسا ہوں کہ شیخانِ حرم ہوں
3812 نے جدّتِ گُفتار ہے، نے جدّتِ کردار!

ہیں اہلِ سیاست کے وہی کُہنہ خَم و پیچ
3813 شاعر اسی افلاسِ تخیُّل میں گرفتار!

دُنیا کو ہے اُس مہدیِ برحق کی ضرورت
3814 ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالَمِ افکار!

مومن☆

(دُنیا میں)

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رَزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن! 3815

اَفلاک سے ہے اس کی حریفانہ کشاکش
خاکی ہے مگر خاک سے آزاد ہے مومن! 3816

جچتے نہیں کُنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سرافیل کا صیّاد ہے مومن! 3817

(جنّت میں)

کہتے ہیں فرشتے کہ دِل آویز ہے مومن
حُوروں کو شکایت ہے کم آمیز ہے مومن 3818

☆ بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

محمد علی باب

تھی خوب حضورِ عُلَما باب کی تقریر
بیچارہ غلَط پڑھتا تھا اعرابِ سمٰوٰت! 3819
اس کی غلَطی پر عُلَما تھے مُتَبَسّم
بولا، تمھیں معلوم نہیں میرے مقامات! 3820
اب میری امامت کے تصدّق میں ہیں آزاد
محبوس تھے اعراب میں قرآں کے آیات! 3821

تقدیر

(اِبلیس و یَزداں)

ابلیس

اے خدائے کُن فکاں! مجھ کو نہ تھا آدم سے بَیر
آہ! وہ زندانیِ نزدیک و دُور و دیر و زُود 3822

حرفِ 'اِستکبار' تیرے سامنے ممکن نہ تھا
3823 ہاں، مگر تیری مشیّت میں نہ تھا میرا سُجُود!

یزداں

کب کُھلا تجھ پر یہ راز؟ انکار سے پہلے کہ بعد؟

ابلیس

3824 بعد! اے تیری تجلّی سے کمالاتِ وجود!

یزداں

(فرشتوں کی طرف دیکھ کر)

پستیِ فطرت نے سِکھلائی ہے یہ حُجت اسے
3825 کہتا ہے 'تیری مشیّت میں نہ تھا میرا سُجُود'

دے رہا ہے اپنی آزادی کو مجبوری کا نام
3826 ظالم اپنے شُعلۂ سوزاں کو خود کہتا ہے دُود!

(ماخوذ از محی الدّین ابنِ عربیؒ)

اے رُوحِ محمدؐ!

شِیرازہ ہُوا ملّتِ مرحوم کا ابتر!
3827 اب تُو ہی بتا، تیرا مسلمان کِدھر جائے!

وہ لذّتِ آشوب نہیں بحرِ عرب میں
3828 پوشیدہ جو ہے مجھ میں، وہ طوفان کِدھر جائے!

ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد
3829 اس کوہ و بیاباں سے حُدی خوان کِدھر جائے!

اس راز کو اب فاش کر اے رُوحِ محمدؐ
3830 آیاتِ الٰہی کا نگہبان کِدھر جائے!

مَدنیّتِ اسلام

بتاؤں تُجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
3831 یہ ہے نہایتِ اندیشہ و کمالِ جُنوں!

ہمارا اردو بک ڈاٹ کام
دبستانِ اقبال

طلوع ہے صِفَتِ آفتاب اس کا غروب
3832 یگانہ اور مثالِ زمانہ گُونا گُوں!

نہ اس میں عصرِ رواں کی حیا سے بیزاری
3833 نہ اس میں عہدِ کُہن کے فسانہ و افسوں!

حقائقِ اَبدی پر اساس ہے اس کی
3834 یہ زندگی ہے، نہیں ہے طلسمِ افلاطوں!

عناصر اس کے ہیں رُوح القُدُس کا ذوقِ جمال
3835 عجَم کا حُسنِ طبیعت، عرَب کا سوزِ دُروں!

اِمامَت

تُو نے پُوچھی ہے اِمامَت کی حقیقت مجھ سے
3836 حق تجھے میری طرح صاحبِ اَسرار کرے!

ہے وہی تیرے زمانے کا اِمَامِ برحق
3837 جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے!

موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رُخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دُشوار کرے! 3838

دے کے احساسِ زیاں تیرا لہُو گرما دے
فَقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے! 3839

فتنۂ ملّتِ بیضا ہے اِمامَت اُس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پَرستار کرے! 3840

فَقر و راہبی

کچھ اور چیز ہے شاید تری مسلمانی
تری نگاہ میں ہے ایک، فَقر و رُہبانی! 3841

سُکونِ پرستیِ راہب سے فَقر ہے بیزار
فَقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی! 3842

پسند رُوح و بدن کی ہے وا نمود اس کو
کہ ہے نہایتِ مومن خودی کی عُریانی! 3843

وجود صیرفیِ کائنات ہے اُس کا
3844 اُسے خبر ہے، یہ باقی ہے اور وہ فانی

اُسی سے پوچھ کہ پیشِ نگاہ ہے جو کچھ
3845 جہاں ہے یا کہ فقط رنگ و بو کی طُغیانی

یہ فَقر مردِ مسلماں نے کھو دیا جب سے
3846 رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی!

غزل

تیری متاعِ حیات، علم و ہُنر کا سُرور
3847 میری متاعِ حیات ایک دلِ ناصُبور!

معجزۂ اہلِ فکر، فلسفۂ پیچ پیچ
3848 معجزۂ اہلِ ذکر، مُوسیٰؑ و فرعون و طُور!

مصلحتاً کہہ دیا میں نے مسلماں تجھے
3849 تیرے نَفَس میں نہیں، گرمیِ یومُ النّشور!

ایک زمانے سے ہے چاک گریباں مرا
تُو ہے ابھی ہوش میں! میرے جنُوں کا قصور! 3850

فیضِ نظر کے لیے ضبطِ سخن چاہیے
حرفِ پریشاں نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور 3851

خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم
عشق ہو جس کا جسُور، فَقر ہو جس کا غیوُر! 3852

تسلیم و رِضا

ہر شاخ سے یہ نکتۂ پیچیدہ ہے پیدا
پَودوں کو بھی احساس ہے پہنائے فضا کا! 3853

ظُلمت کدۂ خاک پہ شاکر نہیں رہتا
ہر لحظہ ہے دانے کو جُنوں نشو و نَما کا! 3854

فطرت کے تقاضوں پہ نہ کر راہِ عمل بند
مقصود ہے کچھ اور ہی تسلیم و رِضا کا! 3855

دبستانِ اقبال

جُرأت ہو نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے!
3856 اے مردِ خدا، مُلکِ خدا تنگ نہیں ہے!

نکتۂ توحید

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے
3857 ترے دماغ میں بُت خانہ ہو تو کیا کہیے!
وہ رمزِ شوق کہ پوشیدہ لَآ اِلٰہ میں ہے
3858 طریقِ شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے!
سُرور جو حق و باطل کی کارزار میں ہے
3859 تُو حرب و ضرب سے بیگانہ ہو تو کیا کہیے!
جہاں میں بندۂ حُر کے مشاہدات ہیں کیا
3860 تِری نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہیے!
مقامِ فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
3861 روِش کسی کی گدایانہ ہو تو کیا کہیے!

اِلہام اور آزادی

ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ اِلہام
ہے اس کی نِگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز 3862
اس کے نَفَسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چَمنِستاں شرر آمیز! 3863
شاہیں کی ادا ہوتی ہے بُلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مُرغانِ سَحَر خیز! 3864
اُس مردِ خود آگاہ و خدامست کی صحبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہِ جَم و پرویز! 3865
محکومَ کے اِلہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صُورتِ چنگیز! 3866

جان و تن

عقل مُدّت سے ہے اس پیچاک میں اُلجھی ہوئی
رُوح کس جوہر سے، خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے 3867

میری مشکل؟ مستی و شور و سُرور و درد و داغ
تیری مشکل؟ مَے سے ہے ساغر کہ مَے ساغر سے ہے! 3868

ارتباطِ حرف و معنی، اختلاطِ جان و تن؟
جس طرح اخگر قبا پوش اپنی خاکستر سے ہے! 3869

لاہور و کراچی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیُور
موت کیا شے ہے؟ فقط عالمِ معنی کا سفر! 3870

اُن شہیدوں کی دِیَت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خُوں جن کا حرم سے بڑھ کر! 3871

آہ! اے مردِ مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرْ! 3872

نُبوّت

مَیں نہ عارِف، نہ مُجدِّد، نہ مُحدِّث، نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوّت کا مقام 3873
ہاں، مگر عالَمِ اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فَلکِ نیلی فام! 3874
عصرِ حاضر کی شبِ تار میں دیکھی مَیں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفَتِ ماہِ تمام! 3875
"وہ نبوّت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس نبوّت میں نہیں قُوّت و شوکت کا پیام!" 3876

دبستانِ اقبال

آدم

طلسمِ بُود و عَدَم، جس کا نام ہے آدم
خدا کا راز ہے، قادر نہیں ہے جس پہ سخن! 3877

زمانہ صُبحِ ازل سے رہا ہے محوِ سفر
مگر یہ اس کی تگ و دَو سے ہو سکا نہ کُہن! 3878

اگر نہ ہو تجھے اُلجھن تو کھول کر کہہ دوں
'وُجُودِ حضرتِ انساں نہ رُوح ہے نہ بدن!' 3879

مکّہ اور جنیوا

اس دَور میں اقوام کی صُحبت بھی ہُوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدتِ آدم! 3880

تفریقِ مِلل حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملّتِ آدم! 3881

مُلّے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیّتِ اقوام کہ جمعیّتِ آدم؟ 3882

اے پِیرِ حرم

اے پِیرِ حرم! رسم و رہِ خانقہی چھوڑ
مقصود سمجھ میری نوائے سَحَری کا 3883

اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت
دے ان کو سبق خود شِکَنی، خود نِگَری کا 3884

تُو ان کو سِکھا خارہ شگافی کے طریقے
مغرب نے سِکھایا انھیں فن شیشہ گری کا 3885

دِل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
دارُو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظَری کا 3886

کہہ جاتا ہوں مَیں زورِ جُنوں میں ترے اَسرار
مجھ کو بھی صِلہ دے مری آشُفتہ سری کا! 3887

مہدی

قوموں کی حیات ان کے تخیّل پہ ہے موقوف
3888 یہ ذوق سِکھاتا ہے ادب مُرغِ چمن کو

مجذوبِ فرنگی نے بہ اندازِ فرنگی
3889 مہدی کے تخیّل سے کِیا زندہ وطن کو

اے وہ کہ تو مہدی کے تخیّل سے ہے بیزار
3890 نومید نہ کر آہُوئے مُشکیں سے خُتن کو

ہو زندہ کفن پوش تو مَیّت اُسے سمجھیں
3891 یا چاک کریں مَردکِ ناداں کے کفن کو؟

دبستانِ اقبال

مردِ مسلمان

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
3892 گُفتار میں، کِردار میں، اللّٰہ کی بُرہان!

قہّاری و غفّاری و قُدّوسی و جبروت
3893 یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان!

ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
3894 ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان!

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
3895 قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قُرآن!

قُدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
3896 دُنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان!

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم!
3897 دریاؤں کے دِل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان!

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
3898 آہنگ میں یکتا صفَتِ سورۂ رحمٰن!

بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم
3899 لے اپنے مقدّر کے ستارے کو تو پہچان!

دبستانِ اقبال

پنجابی مسلمان

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت
کرلے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد! 3900

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مُریدی کا تو ہَرتا ہے بہت جلد! 3901

تاوِیل کا پھندا کوئی صیّاد لگا دے
یہ شاخِ نشیمن سے اُترتا ہے بہت جلد! 3902

آزادی

ہے کس کی یہ جُرأت کہ مسلمان کو ٹوکے
حُرّیّتِ افکار کی نعمت ہے خدا داد 3903

چاہے تو کرے کعبے کو آتش کدۂ پارس
چاہے تو کرے اس میں فرنگی صَنم آباد! 3904

دبستانِ اقبال

قرآن کو بازیچۂ تاویل بنا کر
چاہے تو خود اک تازہ شریعت کرے ایجاد! 3905

ہے مملکتِ ہند میں اک طُرفہ تماشا
اسلام ہے محبوس، مسلمان ہے آزاد! 3906

اِشاعتِ اسلام فرنگستان میں

ضمیر اس مدَنیّت کا دِیں سے ہے خالی
فرنگیوں میں اخوّت کا ہے نسَب پہ قیام 3907

بلند تر نہیں انگریز کی نگاہوں میں
قبولِ دینِ مسیحی سے برَہمن کا مقام 3908

اگر قبول کرے، دینِ مصطفیٰؐ، انگریز
سیاہ روز مسلماں رہے گا پھر بھی غلام! 3909

لَا وَ اِلّا

فضائے نُور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
3910 سفر خاکی شبستاں سے نہ کرسکتا اگر دانہ
نہادِ زندگی میں ابتدا لَا، انتہا اِلّا
3911 پیامِ موت ہے جب لَا ہُوا اِلّا سے بیگانہ!
وہ مِلّت رُوح جس کی لَا سے آگے بڑھ نہیں سکتی
3912 یقیں جانو، ہُوا لبریز اُس مِلّت کا پیمانہ!

اُمَرائے عرب سے ☆

کرے یہ کافرِ ہندی بھی جرأتِ گُفتار
3913 اگر نہ ہو اُمَرائے عرب کی بے ادبی!
یہ نکتہ پہلے سِکھایا گیا کس اُمّت کو
3914 وصالِ مُصطفویؐ، افتراقِ بُولہبی!

دبستان اقبال

☆ بھوپال شیش محل میں لکھے گئے۔

نہیں وجود حدود و ثغور سے اس کا
محمدِ عربی سے ہے عالمِ عربی! 3915

احکامِ الٰہی

پابندیِ تقدیر کہ پابندیِ احکام؟
یہ مسئلہ مشکل نہیں اے مردِ خرد مند 3916
اک آن میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر
ہے اس کا مقلّد ابھی ناخوش، ابھی خورسند 3917
تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکامِ الٰہی کا ہے پابند! 3918

دبستانِ اقبال

موت

لحد میں بھی یہی غیب و حضور رہتا ہے!
اگر ہو زندہ تو دِل ناصبور رہتا ہے! 3919

مہ و ستارہ، مثالِ شرارہ یک دو نفَس
مئے خودی کا اَبد تک سُرور رہتا ہے! 3920

فرشتہ موت کا چُھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دُور رہتا ہے! 3921

قُم باذنِ اللہ

جہاں اگرچہ دِگرگُوں ہے، قُم باذنِ اللہ
وہی زمیں، وہی گردُوں ہے، قُم باذنِ اللہ 3922

کیا نوائے 'اناالحق' کو آتشیں جس نے
تری رگوں میں وہی خُوں ہے، قُم باذنِ اللہ 3923

غمیں نہ ہو کہ پراگندہ ہے شعور ترا
فرنگیوں کا یہ افسُوں ہے، قُم باذنِ اللہ 3924

دبستانِ اقبال

تعلیم و تربیت

دبستانِ اقبال

مقصود☆

سپنوزا

نظر حیات پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات کیا ہے؟ حضور و سُرور و نُور و وجود! 3925

فلاطُوں

نگاہ موت پہ رکھتا ہے مردِ دانش مند
حیات ہے شبِ تاریک میں شرر کی نمود 3926

حیاتِ و موت نہیں التفات کے لائق 3927
فقط خودی ہے خودی کی نگاہ کا مقصود

دبستانِ اقبال

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے ۔

زمانۂ حاضر کا انسان

'عشق ناپید و خِرد می گزدِش صُورتِ مار'

عقل کو تابعِ فرمانِ نظر کر نہ سکا 3928

ڈُھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا! 3929

اپنی حکمت کے خَم و پیچ میں اُلجھا ایسا
آج تک فیصلۂ نفع و ضرر کر نہ سکا! 3930

جس نے سورج کی شُعاعوں کو گرفتار کیا
زندگی کی شبِ تاریک سَحَر کر نہ سکا! 3931

دبستانِ اقبال

اقوامِ مشرق

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق اُن کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومی و تقلید سے کور 3932

زندہ کر سکتی ہے ایران و عرب کو کیونکر
3933 یہ فرنگی مدنیّت کہ جو ہے خود لبِ گور!

آگاہی

نظر سپہر پہ رکھتا ہے جو ستارہ شناس
3934 نہیں ہے اپنی خودی کے مقام سے آگاہ!
خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
3935 وہی ہے مملکتِ صُبح و شام سے آگاہ!
وہی نگاہ کے ناخُوب و خُوب سے محرم
3936 وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ!

دبستانِ اقبال

مُصلحینِ مشرق

میں ہُوں نومید تیرے ساقیانِ سامری فن سے
3937 کہ بزمِ خاوراں میں لے کے آئے ساتگیں خالی!

نئی بجلی کہاں اُن بادلوں کے جیب و دامن میں
پُرانی بجلیوں سے بھی ہے جن کی آستیں خالی! 3938

مغربی تہذیب

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ رُوح اس مَدَنیّت کی رہ سکی نہ عفیف 3939
رہے نہ رُوح میں پاکیزگی تو ہے ناپید
ضمیرِ پاک و خیالِ بلند و ذوقِ لطیف! 3940

اسرارِ پیدا

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صُورتِ فولاد! 3941
ناچیز جہانِ مہ و پرویں ترے آگے
وہ عالَمِ مجبور ہے، تُو عالَمِ آزاد! 3942

موجوں کی تپش کیا ہے؟ فقط ذوقِ طلب ہے
پنہاں جو صدف میں ہے، وہ دولت ہے خدا داد! 3943

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دَم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ اُفتاد! 3944

سُلطان ٹیپُو کی وصیّت

تُو رہ نوَردِ شوق ہے؟ منزل نہ کر قبول!
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول! 3945

اے جُوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تُند و تیز!
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول! 3946

کھویا نہ جا صَنم کدۂ کائنات میں!
محفل گداز! گرمیِ محفل نہ کر قبول! 3947

صُبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیل نے
جو عقل کا غلام ہو، وہ دِل نہ کر قبول! 3948

باطل دُوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے
شِرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول! 3949

غزل

نہ میں اعجمی نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے مَیں نے سِیکھی دو جہاں سے بے نیازی! 3950

تو مری نظر میں کافر، میں تری نظر میں کافر
ترا دِیں نَفَس شماری، مرا دِیں نفَس گدازی! 3951

تُو بدل گیا تو بہتر کہ بدل گئی شریعت
کہ موافقِ تدَرواں نہیں دینِ شاہبازی! 3952

ترے دشت و در میں مجھ کو وہ جُنوں نظر نہ آیا
کہ سِکھا سکے خرَد کو رہ و رسمِ کارسازی! 3953

نہ جُدا رہے نوَا گر تب و تابِ زندگی سے
کہ ہلاکیِ اُمَم ہے یہ طریقِ نَے نوازی! 3954

بیداری

جس بندۂ حق بیں کی خودی ہو گئی بیدار
3955 شمشیر کی مانند ہے بُرّندہ و برّاق

اُس کی نگہِ شوخ پہ ہوتی ہے نمودار
3956 ہر ذرّے میں پوشیدہ ہے جو قُوّتِ اشراق

اُس مردِ خدا سے کوئی نسبت نہیں تجھ کو
3957 تُو بندۂ آفاق ہے، وہ صاحبِ آفاق!

تجھ میں ابھی پیدا نہیں ساحل کی طلب بھی
3958 وہ پاکیِ فطرت سے ہوا محرمِ اعماق!

دبستانِ اقبال

خودی کی تربیت

خودی کی پرورش و تربیَت پہ ہے موقوف
3959 کہ مُشتِ خاک میں پیدا ہو آتشِ ہمہ سوز!

یہی ہے سِرِّ کلیمی ہر اک زمانے میں
3960 ہَوائے دشت وشعیبؑ وشبانیِ شب و روز!

آزادیِ فکر

آزادیِ افکار سے ہے اُن کی تباہی
3961 رکھتے نہیں جو فکر و تدبّر کا سلیقہ
ہو فکر اگر خام تو آزادیِ افکار
3962 انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ!

خودی کی زندگی

خودی ہو زندہ تو ہے فَقر بھی شہنشاہی
3963 نہیں ہے سَنجَر و طغرَل سے کم شکُوہِ فقیر!
خودی ہو زندہ تو دریائے بے کراں پایاب
3964 خودی ہو زندہ تو کُہسار پرنیان وحریر!

دبستانِ اقبال

نہنگِ زندہ ہے اپنے مُحیط میں آزاد
3965 نہنگِ مُردہ کو موجِ سراب بھی زنجیر!

حکومت☆

ہے مُریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
3966 شیخ و مُلّا کو بُری لگتی ہے درویش کی بات!

قوم کے ہاتھ سے جاتا ہے متاعِ کردار
3967 بحث میں آتا ہے جب فلسفۂ ذات و صفات!

گرچہ اس دَیرِ کُہن کا ہے یہ دستورِ قدیم
3968 کہ نہیں مَے کدہ و ساقی و مِینا کو ثبات!

قسمتِ بادہ مگر حق ہے اُسی ملّت کا
3969 انگبیں جس کے جوانوں کو ہے تلخابِ حیات!

دبستانِ اقبال

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے ۔

ہندی مکتب

اقبالؔ! یہاں نام نہ لے علمِ خودی کا
3970 موزُوں نہیں مکتب کے لیے ایسے مقالات

بہتر ہے کہ بیچارے ممولوں کی نظر سے
3971 پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات!

آزاد کی اک آن ہے محکوم کا اک سال
3972 کس درجہ گراں سَیر ہیں محکوم کے اوقات!

آزاد کا ہر لحظہ پیامِ اَبدیّت
3973 محکوم کا ہر لحظہ نئی مرگِ مفاجات!

آزاد کا اندیشہ حقیقت سے مُنوّر
3974 محکوم کا اندیشہ گرفتارِ خُرافات

محکوم کو پِیروں کی کرامات کا سودا
3975 ہے بندۂ آزاد خود اک زندہ کرامات!

دبستان اقبال

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیَت اچھی
مُوسیقی و صُورت گری و علمِ نباتات! 3976

تربیَت

زندگی کچھ اور شے ہے، عِلم ہے کچھ اور شے
زندگی سوزِ جگر ہے، عِلم ہے سوزِ دماغ 3977
علم میں دولت بھی ہے، قُدرت بھی ہے، لذّت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سُراغ! 3978
اہلِ دانش عام ہیں، کم یاب ہیں اہلِ نظر
کیا تعجّب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ! 3979
شیخِ مکتب کے طریقوں سے کشادِ دل کہاں
کس طرح کِبریت سے روشن ہو بجلی کا چراغ! 3980

خُوب و زِشت

ستارگانِ فضاہائے نیلگوں کی طرح
تخیّلات بھی ہیں تابعِ طلوع و غروب! 3981

جہاں خودی کا بھی ہے صاحبِ فراز و نشیب
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خُوب سے ناخُوب! 3982

نمود جس کی فرازِ خودی سے ہو، وہ جمیل
جو ہو نشیب میں پیدا، قبیح و نامحبوب! 3983

مرگِ خودی

خودی کی موت سے مغرب کا اندرُوں بے نور
خودی کی موت سے مشرق ہے مُبتلائے جُذام! 3984

خودی کی موت سے رُوحِ عرب ہے بے تب و تاب
بدن عراق و عجَم کا ہے بے عروق و عظام! 3985

خودی کی موت سے ہِندی شکستہ بالوں پر
قَفَس ہُوا ہے حلال اور آشیانہ حرام! 3986

خودی کی موت سے پیرِ حرم ہُوا مجبور
کہ بیچ کھائے مسلماں کا جامۂ احرام! 3987

مہمانِ عزیز

پُر ہے افکار سے ان مَدرَسے والوں کا ضمیر
خُوب و ناخُوب کی اس دَور میں ہے کس کو تمیز! 3988

چاہیے خانۂ دل کی کوئی منزل خالی
شاید آ جائے کہیں سے کوئی مہمانِ عزیز! 3989

دبستانِ اقبال

عصرِ حاضر

پُختہ افکار کہاں ڈھونڈنے جائے کوئی
اس زمانے کی ہوا رکھتی ہے ہر چیز کو خام! 3990

مَدرَسہ عقل کو آزاد تو کرتا ہے مگر
چھوڑ جاتا ہے خیالات کو بے ربط و نظام! 3991

مُردہ، لادینیِ افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے ربطیِ افکار سے مشرق میں غلام! 3992

طالبِ علم

خدا تجھے کسی طُوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں! 3993

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تُو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں! 3994

دبستانِ اقبال

امتحان

کہا پہاڑ کی ندّی نے سنگ ریزے سے
فتادگی و سرافگندگی تری معراج 3995

ترا یہ حال کہ پامال و دردمند ہے تُو
مری یہ شان کہ دریا بھی ہے مرا محتاج! 3996

جہاں میں تُو کسی دیوار سے نہ ٹکرایا
کسے خبر کہ تُو ہے سنگِ خارہ یا کہ زُجاج! 3997

مَدرَسہ

عصرِ حاضر مَلکُ الموت ہے تیرا، جس نے
قبض کی رُوح تری دے کے تجھے فکرِ معاش! 3998

دل لرزتا ہے حریفانہ کشاکش سے ترا
زندگی موت ہے، کھو دیتی ہے جب ذوقِ خراش! 3999

اُس جُنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کِیا
جو یہ کہتا تھا خِرَد سے کہ بہانے نہ تراش 4000

فیضِ فطرت نے تجھے دیدۂ شاہیں بخشا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہِ خفّاش! 4001

مَدرَسے نے تری آنکھوں سے چھُپایا جن کو
4002 خَلوَتِ کوہ و بیاباں میں وہ اَسرار ہیں فاش!

حکیم نطشے

حریفِ نُکتۂ توحید ہو سکا نہ حکیم
4003 نِگاہ چاہیے اَسرارِ لَآ اِلٰہ کے لیے
خدنگِ سینۂ گردُوں ہے اُس کا فکرِ بلند
4004 کمند اُس کا تخیّل ہے مہر و مہ کے لیے
اگرچہ پاک ہے طینت میں راہبی اُس کی
4005 ترس رہی ہے مگر لذّتِ گُنہ کے لیے!

اساتِذَہ

مقصد ہو اگر تربیَتِ لعلِ بدخشاں
4006 بے سُود ہے بھٹکے ہُوئے خورشید کا پرتَو!

دُنیا ہے روایات کے پھندوں میں گرفتار
4007 کیا مدرَسہ، کیا مدرَسے والوں کی تگ و دَو!

کر سکتے تھے جو اپنے زمانے کی اِمامت
4008 وہ کُہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو!

غزل

مِلے گا منزلِ مقصود کا اُسی کو سُراغ
4009 اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ!

میسّر آتی ہے فُرصت فقط غلاموں کو
4010 نہیں ہے بندۂ حُر کے لیے جہاں میں فراغ!

فروغِ مغربیاں خِیرہ کر رہا ہے تجھے
4011 تری نظر کا نگہباں ہو صاحبِ مَازَاغ!

وہ بزمِ عیش ہے مہمانِ یک نَفَس دو نَفَس!
4012 چمک رہے ہیں مثالِ ستارہ جس کے ایاغ!

کِیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
4013 صبا سے بھی نہ مِلا تجھ کو بُوئے گُل کا سُراغ!

دِین و تعلیم

مجھ کو معلوم ہیں پیرانِ حرم کے انداز
4014 ہو نہ اخلاص تو دعوائے نظر لاف و گزاف
اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
4015 ایک سازش ہے فقط دین و مروّت کے خلاف!
اُس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
4016 قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف!
فطرت افراد سے اِغماض بھی کر لیتی ہے
4017 کبھی کرتی نہیں ملّت کے گُناہوں کو معاف!

جاوید سے

ا

4018 غارت گرِ دیں ہے یہ زمانہ   ہے اس کی نہاد کافرانہ
4019 دربارِ شہنشہی سے خوشتر   مردانِ خدا کا آستانہ!
4020 لیکن یہ دَورِ ساحری ہے   انداز ہیں سب کے جادُوانہ!
4021 سرچشمۂ زندگی ہُوا خشک   باقی ہے کہاں مئے شبانہ!
4022 خالی اُن سے ہُوا دبستاں   تھی جن کی نگاہ تازیانہ!
4023 جس گھر کا مگر چراغ ہے تُو   ہے اُس کا مذاق عارفانہ
4024 جوہر میں ہو لَآ اِلٰہ تو کیا خوف   تعلیم ہو گو فرنگیانہ!
4025 شاخِ گُل پر چہک و لیکن   کر اپنی خودی میں آشیانہ!
4026 وہ بحر ہے آدمی کہ جس کا   ہر قطرہ ہے بحرِ بیکرانہ!
4027 دہقان اگر نہ ہو تن آساں   ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ!

"غافل منشیں نہ وقتِ بازی ست
4028 وقتِ ہُنر است و کارسازی ست"

۲

سینے میں اگر نہ ہو دلِ گرم ‏ رہ جاتی ہے زندگی میں خامی! 4029
نخچیر اگر ہو زیرک و چُست ‏ آتی نہیں کام کُہنہ دامی! 4030
ہے آبِ حیات اسی جہاں میں ‏ شرط اس کے لیے ہے تَشنہ کامی! 4031
غیرت ہے طریقتِ حقیقی ‏ غیرت سے ہے فقر کی تمامی 4032
اے جانِ پدر! نہیں ہے ممکن ‏ شاہیں سے تدَرو کی غلامی 4033
نایاب نہیں متاعِ گُفتار ‏ صد انوریؔ و ہزار جامیؔ! 4034
ہے میری بساط کیا جہاں میں؟ ‏ بس ایک فغانِ زیر بامی 4035
اک صدقِ مقال ہے کہ جس سے ‏ مَیں چشمِ جہاں میں ہُوں گرامی 4036
اللہ کی دین ہے، جسے دے ‏ میراث نہیں بلند نامی 4037
اپنے نورِ نظر سے کیا خوب ‏ فرماتے ہیں حضرتِ نظامیؔ 4038

”جائے کہ بزرگ بایدت بُود
فرزندیِ من نداردت سود!“ 4039

۳

4040 مومن پہ گراں ہیں یہ شب و روز — دِین و دولت، قمار بازی!

4041 ناپید ہے بندۂ عمل مست — باقی ہے فقط نَفَس درازی!

4042 ہِمّت ہو اگر تو ڈُھونڈ وہ فقر — جس فقر کی اصل ہے حجازی

4043 اُس فقر سے آدمی میں پیدا — اللہ کی شانِ بے نیازی!

4044 کُنجشک و حمام کے لیے موت — ہے اُس کا مقام شاہبازی!

4045 روشن اُس سے خِرد کی آنکھیں — بے سُرمۂ بُوعلی و رازی!

4046 حاصل اُس کا شکوہِ محمود — فطرت میں اگر نہ ہو ایازی

4047 تیری دُنیا کا یہ سرافیل — رکھتا نہیں ذوقِ نَے نوازی

4048 ہے اس کی نگاہِ عالَم آشوب — در پردہ تمام کارسازی!

4049 یہ فقرِ غیُور جس نے پایا — بے تیغ و سناں ہے مردِ غازی

مومن کی اسی میں ہے امیری

4050 اللہ سے مانگ یہ فقیری

عورت

اقبال
جہاں دیگر دکھایا ہے مجھے کو اقبال نے
دبستانِ اقبال

مردِ فرنگ

ہزار بار حکیموں نے اس کو سُلجھایا
مگر یہ مسئلۂ زن رہا وہیں کا وہیں 4051

قصور زن کا نہیں ہے کچھ اس خرابی میں
گواہ اس کی شرافت پہ ہیں مہ و پرویں 4052

فساد کا ہے فرنگی معاشرت میں ظہور
کہ مرد سادہ ہے بیچارہ زن شناس نہیں! 4053

ایک سوال

کوئی پُوچھے حکیمِ یورپ سے
ہند و یوناں ہیں جس کے حلقہ بگوش! 4054

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال؟
مرد بے کار و زن تہی آغوش! 4055

پردہ

بہت رنگ بدلے سپہرِ بریں نے
4056 خدایا یہ دُنیا جہاں تھی، وہیں ہے
تفاوُت نہ دیکھا زن و شو میں مَیں نے
4057 وہ خَلوَت نشیں ہے! یہ خَلوَت نشیں ہے!
ابھی تک ہے پردے میں اولادِ آدم
4058 کسی کی خودی آشکارا نہیں ہے!

خَلوَت

رُسوا کیا اِس دَور کو جَلوَت کی ہَوس نے
4059 روشن ہے نِگہ، آئنۂ دل ہے مُکدّر
بڑھ جاتا ہے جب ذوقِ نظر اپنی حدوں سے
4060 ہو جاتے ہیں افکار پراگندہ و ابتر!

آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
4061 وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر

خَلوَت میں خودی ہوتی ہے خودگیر، و لیکن
4062 خَلوَت نہیں اب دَیر و حرم میں بھی میَسّر!

عورت

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
4063 اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ درُوں!

شرف میں بڑھ کے ثریّا سے مُشتِ خاک اس کی
4064 کہ ہر شرف ہے اسی دُرج کا دُرِ مکنوں

مکالماتِ فلاطُوں نہ لِکھ سکی، لیکن
4065 اسی کے شُعلے سے ٹُوٹا شرارِ افلاطُوں!

آزادیِ نِسواں

اس بحث کا کچھ فیصلہ مَیں کر نہیں سکتا
گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قند 4066

کیا فائدہ، کچھ کہہ کے بنوں اَور بھی معتوب
پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند 4067

اس راز کو عورت کی بصیرت ہی کرے فاش
مجبور ہیں، معذور ہیں، مردانِ خرَدمند 4068

کیا چیز ہے آرائش و قیمت میں زیادہ
آزادیِ نِسواں کہ زمرّد کا گُلوبند؟ 4069

عورت کی حفاظت

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہُو سرد 4070

نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پُرانی
نِسوانیّتِ زن کا نِگہباں ہے فقط مَرد 4071

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اُس قوم کا خورشید بہت جلد ہُوا زرد 4072

عورت اور تعلیم

تہذیبِ فرنگی ہے اگر مرگِ اُمومت
ہے حضرتِ انساں کے لیے اس کا ثمر موت! 4073

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نا زن
کہتے ہیں اُسی علم کو اربابِ نظر موت! 4074

بیگانہ رہے دیں سے اگر مَدرسۂ زن
ہے عشق و محبّت کے لیے علم و ہُنر موت! 4075

دبستان اقبال

عورت

جوہرِ مرد عیاں ہوتا ہے بے منّتِ غیر
4076 غیر کے ہاتھ میں ہے جوہرِ عورت کی نمود!

راز ہے اس کے تپِ غم کا یہی نُکتۂ شوق
4077 آتشیں، لذّتِ تخلیق سے ہے اس کا وجود!

کُھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اَسرارِ حیات
4078 گرم اسی آگ سے ہے معرکۂ بود و نبود!

مَیں بھی مظلومیِ نسواں سے ہوں غم ناک بہت
4079 نہیں ممکن مگر اس عقدۂ مشکل کی کُشود!

دبستانِ اقبال

دبستانِ اقبال

ادبیات

فنونِ لطیفہ

دِین و ہُنَر

سرود و شعر و سیاست، کتاب و دِین و ہُنر
گُہر ہیں ان کی گرہ میں تمام یک دانہ! 4080
ضمیرِ بندۂ خاکی سے ہے نمود ان کی
بلند تر ہے ستاروں سے ان کا کاشانہ! 4081
اگر خودی کی حفاظت کریں تو عینِ حیات
نہ کر سکیں تو سراپا فسُون و افسانہ! 4082
ہُوئی ہے زیرِ فلک اُمّتوں کی رُسوائی
خودی سے جب ادَب و دِیں ہُوئے ہیں بیگانہ! 4083

دبستانِ اقبال

تخلیق

جہانِ تازہ کی افکارِ تازہ سے ہے نمود
کہ سنگ و خِشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا! 4084

خودی میں ڈُوبنے والوں کے عزم و ہمّت نے
اس آبجُو سے کیے بحرِ بے کراں پیدا 4085

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفَس سے کرے عُمرِ جاوداں پیدا! 4086

خودی کی موت سے مشرق کی سرزمینوں میں
ہُوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا! 4087

ہوائے دشت سے بُوئے رفاقت آتی ہے
عجب نہیں ہے کہ ہوں میرے ہم عناں پیدا! 4088

جُنوں

دبستانِ اقبال

زُجاج گر کی دُکاں شاعری و مُلّائی
سِتم ہے، خوار پھرے دشت و در میں دیوانہ! 4089

کسے خبر کہ جُنوں میں کمال اور بھی ہیں
کریں اگر اسے کوہ و کمر سے بیگانہ! 4090

ہجومِ مدرسہ بھی سازگار ہے اُس کو
کہ اُس کے واسطے لازم نہیں ہے ویرانہ! 4091

اپنے شعر سے

ہے گِلہ مجھ کو تری لذّتِ پیدائی کا
تُو ہُوا فاش تو ہیں اب مرے اَسرار بھی فاش! 4092
شُعلے سے ٹُوٹ کے مثلِ شرَر آوارہ نہ رہ
کر کسی سینۂ پُرسوز میں خلوت کی تلاش! 4093

پیرس کی مسجد

دبستان اقبال

مری نگاہ کمالِ ہُنر کو کیا دیکھے
کہ حق سے یہ حرَمِ مغربی ہے بیگانہ! 4094
حرَم نہیں ہے، فرنگی کرشمہ بازوں نے
تنِ حرَم میں چُھپا دی ہے رُوحِ بُت خانہ! 4095

یہ بُت کدہ انھی غارت گروں کی ہے تعمیر
دمشق ہاتھ سے جن کے ہُوا ہے ویرانہ! 4096

ادبیات

عشق اب پیرویِ عقلِ خدا داد کرے
آبرُو کوچۂ جاناں میں نہ برباد کرے 4097
کُہنہ پیکر میں نئی رُوح کو آباد کرے
یا کُہن رُوح کو تقلید سے آزاد کرے 4098

نِگاہ☆

بہارِ و قافلۂ لالہ ہائے صحرائی
شباب و مستی و ذوق و سُرور و رعنائی! 4099
اندھیری رات میں یہ چشمکیں ستاروں کی
یہ بحر! یہ فلکِ نیلگوں کی پہنائی! 4100

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

سفر عروسِ قمر کا عماریِ شب میں
طلوعِ مہر و سُکوتِ سپہرِ مینائی! 4101
نِگاہ ہو تو بہائے نظارہ کچھ بھی نہیں
کہ بیچتی نہیں فطرت جمال و زیبائی! 4102

مسجدِ قُوّت الاسلام

ہے مرے سینۂ بے نُور میں اب کیا باقی
لَآ اِلٰہ مُردہ و افسُردہ و بے ذوقِ نمود! 4103
چشمِ فطرت بھی نہ پہچان سکے گی مجھ کو
کہ ایازی سے دِگرگُوں ہے مقامِ محمود! 4104
کیوں مسلماں نہ خِجل ہو تری سنگینی سے
کہ غلامی سے ہُوا مثلِ زُجاج اس کا وجود! 4105
ہے تری شان کے شایاں اُسی مومن کی نماز
جس کی تکبیر میں ہو معرکۂ بود و نبود! 4106

اب کہاں میرے نفَس میں وہ حرارت، وہ گداز
بے تب و تابِ دروں میری صلوٰۃ اور درود! 4107
ہے مری بانگِ اذاں میں نہ بلندی، نہ شکوہ
کیا گوارا ہے تجھے ایسے مسلماں کا سجود؟ 4108

تیاتَر

تری خودی سے ہے روشن ترا حریمِ وجود
حیات کیا ہے؟ اُسی کا سُرور و سوز و ثبات 4109
بلند تر مہ و پرویں سے ہے اُسی کا مقام
اُسی کے نُور سے پیدا ہیں تیرے ذات و صفات 4110
حریم تیرا، خودی غیر کی! معاذ اللہ
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات! 4111
یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تُو نہ رہے!
رہا نہ تُو، تو نہ سوزِ خودی، نہ سازِ حیات! 4112

دبستانِ اقبال

شُعاعِ اُمّید

۱

سُورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
دُنیا ہے عجب چیز! کبھی صُبح کبھی شام! 4113
مُدّت سے تم آوارہ ہو پہنائے فضا میں
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے بے مہریِ ایّام! 4114
نے ریت کے ذرّوں پہ چمکنے میں ہے راحت
نے مثلِ صبا طوفِ گل و لالہ میں آرام! 4115
پھر میرے تجلّی کدۂ دل میں سما جاؤ
چھوڑو چمنستان و بیابان و در و بام! 4116

۲

آفاق کے ہر گوشے سے اُٹھتی ہیں شُعاعیں
بچھڑے ہُوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش! 4117

اک شور ہے، مغرب میں اُجالا نہیں ممکن
4118 افرنگ مشینوں کے دُھویں سے ہے سیَہ پوش!

مشرق نہیں گو لذّتِ نظّارہ سے محروم
4119 لیکن صفَتِ عالَمِ لاہُوت ہے خاموش!

پھر ہم کو اُسی سینۂ روشن میں چھُپا لے
4120 اے مہرِ جہاں تاب! نہ کر ہم کو فراموش!

۳

اک شوخ کرن، شوخ مثالِ نگہِ حُور
4121 آرام سے فارغ، صفَتِ جوہرِ سیماب!

بولی کہ مجھے رُخصتِ تنویر عطا ہو
4122 جب تک نہ ہو مشرق کا ہر اک ذرّہ جہاں تاب!

چھوڑوں گی نہ مَیں ہِند کی تاریک فضا کو
4123 جب تک نہ اُٹھیں خواب سے مردانِ گراں خواب!

خاورؔ کی اُمّیدوں کا یہی خاک ہے مرکز
4124 اقبالؔ کے اشکوں سے یہی خاک ہے سیراب!

چشمِ مہ و پرویں ہے اسی خاک سے روشن
4125 یہ خاک کہ ہے جس کا خزَف ریزہ دُرِ ناب!

اس خاک سے اُٹھّے ہیں وہ غوّاصِ معانی
4126 جن کے لیے ہر بحرِ پُر آشوب ہے پایاب!

جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دِلوں میں
4127 محفل کا وہی ساز ہے بیگانۂ مضراب!

بُت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے برہمن
4128 تقدیر کو روتا ہے مسلماں تہِ محراب!

مشرق سے ہو بیزار، نہ مغرب سے حذر کر
4129 فِطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سَحَر کر!

دبستانِ اقبال

اُمّید ☆

مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہُوں
4130 اگرچہ مَیں نہ سپاہی ہُوں نے امیرِ جُنود

☆ ریاض منزل (دولت کدۂ سر راس مسعود) بھوپال میں لکھے گئے۔

مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہُوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سُرود! 4131

جبینِ بندۂ حق میں نمود ہے جس کی
اُسی جلال سے لبریز ہے ضمیرِ وجود! 4132

یہ کافری تو نہیں، کافری سے کم بھی نہیں
کہ مردِ حق ہو گرفتارِ حاضر و موجود! 4133

غمیں نہ ہو کہ بہت دُور ہیں ابھی باقی
نئے ستاروں سے خالی نہیں سپہرِ کبود! 4134

نگاہِ شوق

یہ کائنات چُھپاتی نہیں ضمیر اپنا
کہ ذرّے ذرّے میں ہے ذوقِ آشکارائی! 4135

کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں
نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ بینائی! 4136

اسی نگاہ سے محکُوم قوم کے فرزند
4137 ہوئے جہاں میں سزاوارِ کارفرمائی!

اسی نگاہ میں ہے قاہری و جبّاری
4138 اسی نگاہ میں ہے دِلبری و رعنائی!

اسی نگاہ سے ہر ذرّے کو، جُنوں میرا
4139 سِکھا رہا ہے رہ و رسمِ دشت پیمائی!

نگاہِ شوق میسّر نہیں اگر تجھ کو
4140 ترا وجود ہے قلب و نظر کی رُسوائی!

اہلِ ہُنر سے

دبستانِ اقبال

مہر و مہ و مشتری، چند نَفَس کا فروغ
4141 عشق سے ہے پایدار تیری خودی کا وجود

تیرے حرم کا ضمیر اسود و احمر سے پاک
4142 ننگ ہے تیرے لیے سُرخ و سپید و کبود

تیری خودی کا غیاب معرکۂ ذکر و فکر
تیری خودی کا حضور عالَمِ شعر و سُرود! 4143

رُوح اگر ہے تری رنجِ غلامی سے زار
تیرے ہُنَر کا جہاں دَیر و طواف و سجود! 4144

اور اگر باخبر اپنی شرافت سے ہو
تیری سِپہ اِنس و جِنّ! تُو ہے امیرِ جُنود! 4145

غزل

دریا میں موتی! اے موجِ بے باک
ساحل کی سوغات؟ خار و خس و خاک 4146

میرے شرر میں بجلی کے جوہر
لیکن نَیستاں تیرا ہے نم ناک! 4147

تیرا زمانہ، تاثیر تیری!
ناداں! نہیں یہ تاثیرِ افلاک! 4148

ایسا جُنوں بھی دیکھا ہے مَیں نے
4149 جس نے سِیے ہیں تقدیر کے چاک!

کامِل وہی ہے رِندی کے فن میں
4150 مستی ہے جس کی بے منّتِ تاک!

رکھتا ہے اب تک میَخانۂ شرق
4151 وہ مَے کہ جس سے روشن ہو اِدراک!

اہلِ نظر ہیں یورپ سے نومید
4152 ان اُمّتوں کے باطن نہیں پاک!

وُجود

دبستانِ اقبال

اے کہ ہے زیرِ فلک مثلِ شرر تیری نمود
4153 کون سمجھائے تجھے کیا ہیں مقاماتِ وجود!

گر ہُنَر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر
4154 وائے صُورت گری و شاعری و نائے و سُرود!

مکتب و مَے کدہ جز درسِ نبودن ندہند
بودن آموز کہ ہم باشی و ہم خواہی بود! 4155

سُرود

آیا کہاں سے نالۂ نَے میں سُرورِ مَے
اصل اس کی نَے نواز کا دل ہے کہ چوبِ نَے؟ 4156
دل کیا ہے؟ اس کی مستی و قُوّت کہاں سے ہے؟
کیوں اس کی اک نگاہ اُلٹتی ہے تختِ کَے؟ 4157
کیوں اس کی زندگی سے ہے اقوام میں حیات؟
کیوں اس کے واردات بدلتے ہیں پے بہ پے؟ 4158
کیا بات ہے کہ صاحبِ دل کی نگاہ میں
جچتی نہیں ہے سلطنتِ رُوم و شام و رَے 4159
جس روز دل کی رَمز مُغَنّی سمجھ گیا
سمجھو تمام مرحلہ ہائے ہُنر ہیں طے! 4160

نسیم و شبنم

نسیم

انجم کی فضا تک نہ ہُوئی میری رسائی
کرتی رہی مَیں پیرہنِ لالہ و گُل چاک! 4161

مجبور ہُوئی جاتی ہُوں مَیں ترکِ وطن پر
بے ذوق ہیں بُلبل کی نوا ہائے طرب ناک! 4162

دونوں سے کِیا ہے تجھے تقدیر نے محرم
خاکِ چمن اچھّی کہ سرا پردۂ افلاک؟ 4163

دبستانِ اقبال

شبنم

کھینچیں نہ اگر تجھ کو چمن کے خس و خاشاک
گُلشن بھی ہے اک سِرِّ سرا پردۂ افلاک! 4164

اَہرامِ مصر

اس دشتِ جگرتاب کی خاموش فضا میں
4165 فطرت نے فقط ریت کے ٹیلے کیے تعمیر!
اَہرام کی عظمت سے نگُوں سار ہیں افلاک
4166 کس ہاتھ نے کھینچی اَبدیّت کی یہ تصویر؟
فطرت کی غلامی سے کر آزاد ہُنَر کو
4167 صیّاد ہیں مردانِ ہُنرمند کہ نخچیر؟

مخلوقاتِ ہُنَر

ہے یہ فِردوسِ نظر اہلِ ہُنَر کی تعمیر
4168 فاش ہے چشمِ تماشا پہ نہاں خانۂ ذات!
نہ خودی ہے، نہ جہانِ سَحَر و شام کے دَور
4169 زندگانی کی حریفانہ کشاکش سے نجات!

آہ! وہ کافرِ بیچارہ کہ ہیں اُس کے صنم
4170 عصرِ رفتہ کے وہی ٹُوٹے ہوئے لات و منات!

تُو ہے مَیّت، یہ ہُنر تیرے جنازے کا امام
4171 نظر آئی جسے مرقد کے شبِستاں میں حیات!

اقبالؔ

فِردوس میں رومیؔ سے یہ کہتا تھا سنائیؔ
4172 مشرق میں ابھی تک ہے وہی کاسہ، وہی آش!

حلّاجؔ کی لیکن یہ روایت ہے کہ آخر
4173 اک مردِ قلندر نے کیا رازِ خودی فاش!

دبستانِ اقبال

فنونِ لطیفہ

اے اہلِ نظر ذوقِ نظر خُوب ہے لیکن
4174 جو شے کی حقیقت کو نہ دیکھے، وہ نظر کیا!

مقصودِ ہُنَر سوزِ حیاتِ ابدی ہے
یہ ایک نَفَس یا دو نَفَس مثلِ شرر کیا! 4175

جس سے دلِ دریا مُتَلاطم نہیں ہوتا
اے قطرۂ نَیساں وہ صدَف کیا، وہ گُہر کیا! 4176

شاعر کی نَوا ہو کہ مُغَنّی کا نَفَس ہو
جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سَحَر کیا! .4177

بے معجزہ دُنیا میں اُبھرتی نہیں قومیں
جو ضربِ کلیمی نہیں رکھتا وہ ہُنر کیا! 4178

صُبحِ چمن

دبستانِ اقبال

پھُول

شاید تُو سمجھتی تھی وطن دُور ہے میرا
اے قاصدِ افلاک! نہیں! دُور نہیں ہے 4179

شبنم

ہوتا ہے مگر محنتِ پرواز سے روشن
4180 یہ نکتہ کہ گردُوں سے زمیں دُور نہیں ہے!

صُبح

مانندِ سَحَر صحنِ گُلستاں میں قدم رکھ
4181 آئے تہِ پا گوہرِ شبنم تو نہ ٹُوٹے
ہو کوہ و بیاباں سے ہم آغوش، و لیکن
4182 ہاتھوں سے ترے دامنِ افلاک نہ چُھوٹے!

دبستانِ اقبال

خاقانیؔ

4183 وہ صاحبِ 'تُحفۃ العراقَین' اربابِ نظر کا قُرّۃ العَین
4184 ہے پردہ شگاف اُس کا اِدراک پردے ہیں تمام چاک در چاک!
4185 خاموش ہے عالَمِ معانی کہتا نہیں حرفِ لَنۡ تَرَانِیۡ!

4186 پُوچھ اس سے یہ خاکداں ہے کیا چیز — ہنگامۂ این و آں ہے کیا چیز

4187 وہ محرمِ عالمِ مکافات — اک بات میں کہہ گیا ہے سَو بات!

"خود بوئے چنیں جہاں تواں بُرد

4188 کابلیس بماند و بوالبشر مُرد!"

رومیؔ

غلط نگر ہے تری چشمِ نیم باز اب تک!

4189 ترا وُجود ترے واسطے ہے راز اب تک!

ترا نیاز نہیں آشنائے ناز اب تک!

4190 کہ ہے قیام سے خالی تری نماز اب تک!

گُسستہ تار ہے تیری خودی کا ساز اب تک!

4191 کہ تُو ہے نغمۂ رومیؔ سے بے نیاز اب تک!

جِدّت

دیکھے تُو زمانے کو اگر اپنی نظر سے
اَفلاک منوّر ہوں ترے نورِ سَحَر سے! 4192

خورشید کرے کسبِ ضیا تیرے شرر سے!
ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے! 4193

دریا مُتَلاطم ہوں تری موجِ گُہر سے!
شرمندہ ہو فطرت ترے اعجازِ ہُنَر سے! 4194

اغیار کے افکار و تخیُّل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟ 4195

دبستانِ اقبال

میرزا بیدلؒ

ہے حقیقت یا مری چشمِ غلَط بیں کا فساد
یہ زمیں، یہ دشت، یہ کُہسار، یہ چرخِ کبود! 4196

کوئی کہتا ہے نہیں ہے، کوئی کہتا ہے کہ ہے
4197 کیا خبر! ہے یا نہیں ہے تیری دنیا کا وجود!

میرزا بیدلؔ نے کس خوبی سے کھولی یہ گرہ
4198 اہلِ حکمت پر بہت مشکل رہی جس کی کشود!

"دل اگر می داشت وسعت بے نشاں بُود ایں چمن
4199 رنگِ مَے بیروں نشست از بسکہ مِینا تنگ بُود!"

جلال و جمال

مرے لیے ہے فقط زورِ حیدریؓ کافی
4200 ترے نصیب فلاطُوں کی تیزیِ اِدراک

مری نظر میں یہی ہے جمال و زیبائی
4201 کہ سر بسجدہ ہیں قُوّت کے سامنے افلاک!

نہ ہو جلال تو حُسن و جمال بے تاثیر
4202 نِرا نَفَس ہے اگر نغمہ ہو نہ آتش ناک

مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
کہ جس کا شُعلہ نہ ہو تُند و سرکش و بے باک! 4203

مُصوّر

کس درجہ یہاں عام ہُوئی مرگِ تخیّل
ہِندی بھی فرنگی کا مقلّد، عجَمی بھی! 4204
مجھ کو تو یہی غم ہے کہ اس دَور کے بہزاد
کھو بیٹھے ہیں مشرق کا سُرورِ ازَلی بھی! 4205
معلوم ہیں اے مردِ ہُنَر تیرے کمالات
صنعت تجھے آتی ہے پُرانی بھی، نئی بھی! 4206
فطرت کو دِکھایا بھی ہے، دیکھا بھی ہے تُو نے
آئینۂ فطرت میں دِکھا اپنی خودی بھی! 4207

سُرودِ حلال

کُھل تو جاتا ہے مُغَنّی کے بم و زیر سے دل
4208 نہ رہا زندہ و پائندہ تو کیا دل کی کشود!

ہے ابھی سینۂ افلاک میں پنہاں وہ نَوا
4209 جس کی گرمی سے پِگھل جائے ستاروں کا وجود!

جس کی تاثیر سے آدم ہو غم و خوف سے پاک
4210 اور پیدا ہو ایازی سے مقامِ محمود!

مہ و انجم کا یہ حیرت کدہ باقی نہ رہے
4211 تُو رہے اور ترا زمزمۂ لا موجود!

جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقیہانِ خودی
4212 مُنتَظِر ہے کسی مُطرب کا ابھی تک وہ سُرود!

دبستان اقبال

سُرودِ حرام

نہ میرے ذکر میں ہے صُوفیوں کا سوز و سُرور
نہ میرا فکر ہے پیمانۂ ثواب و عذاب 4213
خدا کرے کہ اُسے اتّفاق ہو مجھ سے
فقیہِ شہر کہ ہے مَحرمِ حدیث و کتاب 4214
اگر نَوا میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نگاہوں میں نائے و چَنگ و رباب! 4215

فوّارہ

یہ آبجُو کی روانی، یہ ہمکناریِ خاک
مری نگاہ میں ناخُوب ہے یہ نظّارہ 4216
اُدھر نہ دیکھ، اِدھر دیکھ اے جوانِ عزیز
بلند زورِ دَرُوں سے ہُوا ہے فوّارہ! 4217

شاعر

مشرق کے نَیستاں میں ہے محتاجِ نفَس نَے!
شاعر! ترے سینے میں نفَس ہے کہ نہیں ہے! 4218

تاثیرِ غلامی سے خودی جس کی ہوئی نرم
اچھّی نہیں اُس قوم کے حق میں عجَمی لَے! 4219

شیشے کی صُراحی ہو کہ مٹّی کا سُبو ہو
شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری مَے! 4220

ایسی کوئی دُنیا نہیں افلاک کے نیچے
بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تختِ جم و کَے 4221

ہر لحظہ نیا طُور، نئی برقِ تجلّی
اللہ کرے مرحلۂ شوق نہ ہو طَے 4222

دبستانِ اقبال

شعرِ عجَم

ہے شعرِ عجَم گرچہ طرب ناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیرِ خودی تیز! 4223

افسُردہ اگر اس کی نَوا سے ہو گُلستاں
4224 بہتر ہے کہ خاموش رہے مُرغِ سَحر خیز

وہ ضرب اگر کوہ شکن بھی ہو تو کیا ہے
4225 جس سے مُتزلزل نہ ہُوئی دولتِ پرویز

اقبالؔ یہ ہے خارہ تراشی کا زمانہ
4226 'از ہر چہ بآئینہ نمایند بہ پرہیز'

ہُنَروَرانِ ہند

عشق و مستی کا جنازہ ہے تخیُّل ان کا
4227 ان کے اندیشۂ تاریک میں قوموں کے مزار!

موت کی نقش گری ان کے صنَم خانوں میں
4228 زندگی سے ہُنَر ان برہمنوں کا بیزار!

چشمِ آدم سے چھُپاتے ہیں مقاماتِ بلند
4229 کرتے ہیں رُوح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار!

ہند کے شاعِر و صُورت گر و افسانہ نویس
آہ! بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار! 4230

مردِ بزرگ

اُس کی نفرت بھی عمیق! اُس کی محبّت بھی عمیق!
قہر بھی اُس کا ہے اللہ کے بندوں پہ شفیق! 4231

پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
ہے مگر اُس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق! 4232

انجمن میں بھی میسّر رہی خلوَت اُس کو!
شمعِ محفل کی طرح سب سے جُدا، سب کا رفیق! 4233

مثلِ خورشیدِ سَحَر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزادہ، معانی میں دقیق! 4234

اُس کا اندازِ نظر اپنے زمانے سے جُدا
اُس کے احوال سے مَحرَم نہیں پیرانِ طریق! 4235

عالَمِ نو

زندہ دل سے نہیں پوشیدہ ضمیرِ تقدیر
خواب میں دیکھتا ہے عالَمِ نَو کی تصویر! 4236
اور جب بانگِ اذاں کرتی ہے بیدار اُسے
کرتا ہے خواب میں دیکھی ہوئی دنیا تعمیر! 4237
بدن اس تازہ جہاں کا ہے اُسی کی کفِ خاک
رُوح اِس تازہ جہاں کی ہے اُسی کی تکبیر! 4238

ایجادِ معانی

دبستانِ اقبال

ہر چند کہ ایجادِ معانی ہے خداداد
کوشش سے کہاں مردِ ہُنَرمند ہے آزاد! 4239
خُونِ رگِ معمار کی گرمی سے ہے تعمیر
مَیخانۂ حافظؔ ہو کہ بُتخانۂ بہزادؔ! 4240

بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھُلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد! 4241

موسیقی

وہ نغمہ سردیِ خُونِ غزل سرا کی دلیل
کہ جس کو سُن کے ترا چہرہ تاب ناک نہیں 4242
نَوا کو کرتا ہے موجِ نَفَس سے زہر آلُود
وہ نَے نواز کہ جس کا ضمیر پاک نہیں! 4243
پھِرا میں مشرق و مغرب کے لالہ زاروں میں
کسی چمن میں گریبانِ لالہ چاک نہیں! 4244

دبستانِ اقبال

ذوقِ نظر

خودی بلند تھی اُس خُوں گرفتہ چینی کی
کہا غریب نے جلّاد سے دمِ تعزیر 4245

ٹھہر ٹھہر کہ بہت دِل کشا ہے یہ منظر
4246 ذرا میں دیکھ تو لوں تاب ناکیِ شمشیر!

شعر

مَیں شعر کے اَسرار سے محرم نہیں لیکن
4247 یہ نُکتہ ہے، تاریخِ اُمَم جس کی ہے تفصیل
وہ شعر کہ پیغامِ حیاتِ ابدی ہے
4248 یا نغمۂ جبریل ہے یا بانگِ سرافیل!

رقص و موسیقی

شعر سے روشن ہے جانِ جبرئیل و اہرمن
4249 رقص و موسیقی سے ہے سوز و سُرورِ انجمن
فاش یوں کرتا ہے اک چینی حکیمِ اَسرارِ فن
4250 شعر گویا رُوحِ موسیقی ہے، رقص اس کا بدن!

ضبط

طریقِ اہلِ دُنیا ہے گلہ شکوہ زمانے کا
نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی! 4251

یہ نکتہ پیرِ دانا نے مجھے خلوَت میں سمجھایا
کہ ہے ضبطِ فغاں شیری، فغاں رُوباہی و میشی! 4252

رقص

چھوڑ یورپ کے لیے رقصِ بدن کے خم و پیچ
رُوح کے رقص میں ہے ضربِ کلیم اللّٰہی! 4253

صِلہ اُس رقص کا ہے تشنگیِ کام و دہن
صِلہ اِس رقص کا درویشی و شاہنشاہی! 4254

دبستانِ اقبال

دبستانِ اقبال

سیاساتِ مشرق و مغرب

اقبال
جہاں دیگر بہ نگاہ مرد خدا آگاہ می دہد
دبستانِ اقبال

اِشتراکیت

قوموں کی رِوش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سُود نہیں رُوس کی یہ گرمیِ رفتار! 4255

اندیشہ ہُوا شوخیِ افکار پہ مجبور
فرسُودہ طریقوں سے زمانہ ہُوا بیزار! 4256

انساں کی ہَوس نے جنھیں رکھّا تھا چھُپا کر
کھُلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اَسرار! 4257

قُرآں میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جِدّتِ کردار 4258

جو حرفِ 'قُلِ الْعَفْو' میں پوشیدہ ہے اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار! 4259

کارل مارکس کی آواز

یہ علم و حکمت کی مُہرہ بازی، یہ بحث و تکرار کی نمائش!
4260 نہیں ہے دُنیا کو اب گوارا پُرانے افکار کی نمائش!

تری کتابوں میں اے حکیمِ معاش رکھّا ہی کیا ہے آخر
4261 خطوطِ خَم دار کی نمائش! مریز و کج دار کی نمائش!

جہانِ مغرب کے بت کدوں میں، کلیساؤں میں، مَدرسوں میں
4262 ہَوَس کی خُوں ریزیاں چُھپاتی ہے عقلِ عیّار کی نمائش!

اِنقلاب

نہ ایشیا میں نہ یورپ میں سوز و سازِ حیات
4263 خودی کی موت ہے یہ، اور وہ ضمیر کی موت!

دِلوں میں ولولۂ انقلاب ہے پیدا
4264 قریب آ گئی شاید جہانِ پیر کی موت!

خوشامد

مَیں کارِ جہاں سے نہیں آگاہ، ولیکن
اربابِ نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی راز 4265

کر تُو بھی حکومت کے وزیروں کی خوشامد
دستور نیا، اور نئے دَور کا آغاز! 4266

معلوم نہیں، ہے یہ خوشامد کہ حقیقت
کہہ دے کوئی اُلّو کو اگر 'رات کا شہباز'! 4267

مناصب

ہُوا ہے بندۂ مومن فسونیِ افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نم ناک! 4268

ترے بلند مناصب کی خیر ہو یا رب!!
کہ ان کے واسطے تُو نے کیا خودی کو ہلاک! 4269

مگر یہ بات چُھپائے سے چُھپ نہیں سکتی
سمجھ گئی ہے اسے ہر طبیعتِ چالاک 4270

شریکِ حُکم غلاموں کو کر نہیں سکتے
خریدتے ہیں فقط اُن کا جوہرِ ادراک! 4271

یورپ اور یہود

یہ عیشِ فراواں، یہ حکومت، یہ تجارت
دل سینۂ بے نُور میں محرومِ تسلّی! 4272

تاریک ہے افرنگ مشینوں کے دُھویں سے
یہ وادیِ ایمن نہیں شایانِ تجلّی! 4273

ہے نَزع کی حالت میں یہ تہذیبِ جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی مُتولّی! 4274

دبستانِ اقبال

نفسیاتِ غلامی

شاعر بھی ہیں پیدا، عُلما بھی، حُکما بھی
خالی نہیں قوموں کی غلامی کا زمانہ! 4275

مقصد ہے ان اللہ کے بندوں کا مگر ایک
ہر ایک ہے گو شرحِ معانی میں یگانہ! 4276

"بہتر ہے کہ شیروں کو سِکھا دیں رَمِ آہُو
باقی نہ رہے شیر کی شیری کا فسانہ!" 4277

کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویلِ مسائل کو بناتے ہیں بہانہ! 4278

دبستانِ اقبال

بلشویک رُوس

روِش قضائے الٰہی کی ہے عجیب و غریب
خبر نہیں کہ ضمیرِ جہاں میں ہے کیا بات! 4279

ہُوئے ہیں کسرِ چلیپا کے واسطے مامور
4280 وہی کہ حفظِ چلیپا کو جانتے تھے نجات!

یہ وَحی دہریّتِ رُوس پر ہوئی نازل
4281 کہ توڑ ڈال کلیسائیوں کے لات و منات!

آج اور کل

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
4282 جو آج خود افروز و جگرسوز نہیں ہے

وہ قوم نہیں لائقِ ہنگامۂ فردا
4283 جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے!

دبستانِ اقبال

مشرق

مِری نوا سے گریبانِ لالہ چاک ہُوا
4284 نسیمِ صُبح چمن کی تلاش میں ہے ابھی

نہ مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمود اس کی
کہ رُوحِ شرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی! 4285
مری خودی بھی سزا کی ہے مستحق لیکن
زمانہ دار و رسَن کی تلاش میں ہے ابھی! 4286

سیاستِ افرنگ

تری حریف ہے یارب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اس کے پُجاری فقط امیر و رئیس! 4287
بنایا ایک ہی اِبلیس آگ سے تُو نے
بنائے خاک سے اُس نے دو صد ہزار اِبلیس! 4288

دبستانِ اقبال

خواجگی

دَورِ حاضر ہے حقیقت میں وہی عہدِ قدیم
اہلِ سجّادہ ہیں یا اہلِ سیاست ہیں امام 4289

اس میں پِیری کی کرامت ہے نہ مِیری کا ہے زور
4290 سیکڑوں صدیوں سے خُوگر ہیں غلامی کے عوام!
خواجگی میں کوئی مشکل نہیں رہتی باقی
4291 پُختہ ہو جاتے ہیں جب خُوئے غلامی میں غلام!

غلاموں کے لیے

حِکمتِ مشرق و مغرب نے سِکھایا ہے مجھے
4292 ایک نُکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اکسیر!
دِین ہو، فلسفہ ہو، فَقر ہو، سُلطانی ہو
4293 ہوتے ہیں پُختہ عقائد کی بِنا پر تعمیر!
حرف اُس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں
4294 ہو گیا پُختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر!

دبستانِ اقبال

اہلِ مِصر سے

خود ابوالہول نے یہ نُکتہ سِکھایا مجھ کو
4295 وہ ابوالہول کہ ہے صاحبِ اَسرارِ قدیم!
دفعتہً جس سے بدل جاتی ہے تقدیرِ اُمَم
4296 ہے وہ قوّت کہ حریف اس کی نہیں عقلِ حکیم!
ہر زمانے میں دِگرگُوں ہے طبیعت اس کی
4297 کبھی شمشیرِ محمّدؐ ہے، کبھی چوبِ کلیمؑ!

جہاں دیگر دو گرد مرد بے خود آگاہ
دبستانِ اقبال

ابی سِینیا

(۱۸ اگست ۱۹۳۵ء)

یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
4298 ہے کتنی زہرناک ابی سِینیا کی لاش!
4298-ا ہونے کو ہے یہ مُردۂ دیرینہ قاش قاش!

تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
4299 غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش
4299-ا ہر گُرگ کو ہے برّۂ معصوم کی تلاش!
اے وائے آبروئے کلیسا کا آئنہ
4300 روما نے کر دیا سرِ بازار پاش پاش!
4300-ا پیرِ کلیسیا! یہ حقیقت ہے دلخراش!

اِبلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام ☆

لا کر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
4301 زُنّاریوں کو دَیرِ کُہن سے نکال دو
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
4302 رُوحِ محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو!
فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخیّلات
4303 اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو!

☆ بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

افغانیوں کی غیرتِ دِیں کا ہے یہ علاج
4304 مُلّا کو اُن کے کوہ و دمن سے نکال دو

اہلِ حرم سے اُن کی روایات چھین لو
4305 آہُو کو مرغزارِ خُتن سے نکال دو

اقبالؔ کے نَفَس سے ہے لالے کی آگ تیز
4306 ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

جمعِیّتِ اقوامِ مشرق ☆

پانی بھی مُسخّر ہے، ہوا بھی ہے مُسخّر
4307 کیا ہو جو نگاہِ فلکِ پیر بدل جائے!

دیکھا ہے مُلوکیّتِ افرنگ نے جو خواب
4308 ممکن ہے کہ اُس خواب کی تعبیر بدل جائے!

طہران ہو گر عالَمِ مشرق کا جنیوا
4309 شاید کُرۂ ارض کی تقدیر بدل جائے!

☆ بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

سُلطانیِ جاوید

غوّاص تو فطرت نے بنایا ہے مجھے بھی
4310 لیکن مجھے اعماقِ سیاست سے ہے پرہیز

فطرت کو گوارا نہیں سُلطانیِ جاوید
4311 ہر چند کہ یہ شُعبدہ بازی ہے دل آویز

فرہاد کی خاراشکنی زندہ ہے اب تک
4312 باقی نہیں دنیا میں مُلوکیّتِ پرویز!

جمہُوریت

اس راز کو اک مردِ فرنگی☆ نے کِیا فاش
4313 ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے

جُمہوریت اک طرزِ حُکومت ہے کہ جس میں
4314 'بندوں کو گِنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے'

☆ سٹنڈل - فرانسیسی ناول نگار (۱۷۸۳ - ۱۸۴۲)

یورپ اور سُوریا

فرنگیوں کو عطا خاکِ سُوریا نے کِیا
نبیِّ عِفّت و غم خواری و کم آزاری 4315
صِلہ فرنگ سے آیا ہے سُوریا کے لیے
مَے و قِمار و ہجومِ زنانِ بازاری! 4316

مسولینی☆

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے)

کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جُرم؟
بے محل بِگڑا ہے معصومانِ یورپ کا مزاج 4317
مَیں پھٹکتا ہُوں تو چھَلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار! تُو چھَلنی، مَیں چھاج! 4318
میرے سودائے مُلوکیّت کو ٹھُکراتے ہو تم
تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے زُجاج؟ 4319

☆ ۲۲ر اگست ۱۹۳۵ء کو بھوپال (شیش محل) میں لکھے گئے۔

یہ عجائب شعبدے کس کی مُلوکیّت کے ہیں
4320 راجدھانی ہے، مگر باقی نہ راجہ ہے نہ راج

آلِ سیزر چوبِ نَے کی آبیاری میں رہے
4321 اور تم دُنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!

تم نے لُوٹے بے نَوا صحرانشینوں کے خیام
4322 تم نے لُوٹی کشتِ دہقاں! تم نے لُوٹے تخت و تاج!

پردۂ تہذیب میں غارت گری، آدم کُشی
4323 کل رَوا رکھّی تھی تم نے، مَیں رَوا رکھتا ہوں آج!

دبستانِ اقبال

گِلہ

معلوم کسے ہند کی تقدیر کہ اب تک
4324 بیچارہ کسی تاج کا تابندہ نگیں ہے!
دہقاں ہے کسی قبر کا اُگلا ہوا مُردہ
4325 بوسیدہ کفن جس کا ابھی زیرِ زمیں ہے!
جاں بھی گِروِ غیر، بدن بھی گِروِ غیر!
4326 افسوس کہ باقی نہ مکاں ہے نہ مکیں ہے!
یورپ کی غلامی پہ رضامند ہوا تُو
4327 مجھ کو تو گِلہ تجھ سے ہے، یورپ سے نہیں ہے!

جہاں اردو کی دنیا ہے – دبستانِ اقبال

اِنتداب

کہاں فرشتۂ تہذیب کی ضرورت ہے
4328 نہیں زمانۂ حاضر کو اس میں دُشواری

جہاں قِمار نہیں، زن تُنک لباس نہیں
4329 جہاں حرام بتاتے ہیں شغلِ مے خواری
بدن میں گرچہ ہے اک رُوحِ ناشکیب و عمیق
4330 طریقۂ اَب و جَد سے نہیں ہے بیزاری
جَسُور و زِیرک و پُردَم ہے بچّۂ بدوی
4331 نہیں ہے فیضِ مکاتب کا چشمۂ جاری
نظروَرانِ فرنگی کا ہے یہی فتویٰ
4332 وہ سرزمیں مدَنیّت سے ہے ابھی عاری!

لادِین سیاست

جو بات حق ہو، وہ مجھ سے چھُپی نہیں رہتی
4333 خدا نے مجھ کو دیا ہے دلِ خبیر و بصیر
مری نگاہ میں ہے یہ سیاستِ لادِیں
4334 کنیزِ اہرمن و دُوں نہاد و مُردہ ضمیر

دبستانِ اقبال

ہوئی ہے ترکِ کلیسا سے حاکمی آزاد
فرنگیوں کی سیاست ہے دیوِ بے زنجیر 4335

متاعِ غیر پہ ہوتی ہے جب نظر اس کی
تو ہیں ہراولِ لشکر کلیسیا کے سفیر! 4336

دامِ تہذیب

اقبالؔ کو شک اس کی شرافت میں نہیں ہے
ہر ملّتِ مظلوم کا یورپ ہے خریدار! 4337

یہ پیرِ کلیسا کی کرامت ہے کہ اس نے
بجلی کے چراغوں سے منوّر کیے افکار! 4338

جلتا ہے مگر شام و فلسطیں پہ مرا دل
تدبیر سے کُھلتا نہیں یہ عُقدۂ دشوار! 4339

تُرکانِ 'جفا پیشہ' کے پنجے سے نکل کر
بیچارے ہیں تہذیب کے پھندے میں گرفتار! 4340

نصیحت

اک لُردِ فرنگی نے کہا اپنے پِسَر سے
منظر وہ طلب کر کہ تری آنکھ نہ ہو سیر! 4341

بیچارے کے حق میں ہے یہی سب سے بڑا ظلم
برّے پہ اگر فاش کریں قاعدۂ شیر! 4342

سینے میں رہے رازِ مُلوکانہ تو بہتر
کرتے نہیں محکوم کو تیغوں سے کبھی زیر! 4343

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے، اسے پھیر! 4344

تاثیر میں اِکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹّی کا ہے اک ڈھیر! 4345

ایک بحری قزّاق اور سکندر

سکندر

صِلہ تیرا تری زنجیر یا شمشیر ہے میری
4346 کہ تیری رہزنی سے تنگ ہے دریا کی پہنائی!

قزّاق

سکندر! حیف، تُو اس کو جواں مردی سمجھتا ہے!
4347 گوارا اس طرح کرتے ہیں ہم چشموں کی رُسوائی؟
ترا پیشہ ہے سفّاکی، مرا پیشہ ہے سفّاکی
4348 کہ ہم قزّاق ہیں دونوں، تو مَیدانی، میں دریائی!

جمعیّتِ اقوام

بیچاری کئی روز سے دم توڑ رہی ہے
ڈر ہے خَبرِ بد نہ مرے مُنہ سے نکل جائے 4349

تقدیر تو مُبرم نظر آتی ہے ولیکن
پیرانِ کلیسا کی دُعا یہ ہے کہ ٹل جائے 4350

ممکن ہے کہ یہ داشتۂ پیرکِ افرنگ
اِبلیس کے تعوِیذ سے کچھ روز سنبھل جائے! 4351

شام و فلسطین

رِندانِ فرانسیس کا مَیخانہ سلامت
پُر ہے مئے گُلرنگ سے ہر شیشہ حلَب کا 4352

ہے خاکِ فلسطیں پہ یہودی کا اگر حق
ہسپانیہ پر حق نہیں کیوں اہلِ عرَب کا؟ 4353

دبستانِ اقبال

مقصد ہے مُلوکیّتِ انگلیس کا کچھ اور
قِصّہ نہیں نارنج کا یا شہد و رُطَب کا! 4354

سیاسی پیشوا

اُمّید کیا ہے سیاست کے پیشواؤں سے
یہ خاک باز ہیں، رکھتے ہیں خاک سے پیوند! 4355
ہمیشہ مور و مگس پر نگاہ ہے ان کی
جہاں میں ہے صِفَتِ عنکبوت ان کی کمند! 4356
خوشا وہ قافلہ، جس کے امیر کی ہے متاع
تخیُّلِ ملکوتی و جذبہ ہائے بلند! 4357

دبستانِ اقبال

نفسیاتِ غلامی

سخت باریک ہیں اَمراضِ اُمَم کے اسباب
کھول کر کہیے تو کرتا ہے بیاں کوتاہی! 4358

دینِ شیری میں غلاموں کے اِمام اور شیوخ
4359 دیکھتے ہیں فقط اک فلسفۂ رُوباہی!
ہو اگر قُوّتِ فرعون کی درپردہ مُرید
4360 قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللّٰہی!

غلاموں کی نماز

(تُرکی وفدِ ہلالِ احمر لاہور میں)

کہا مجاہدِ تُرکی نے مجھ سے بعدِ نماز
4361 طویل سجدہ ہیں کیوں اس قدر تمھارے اِمام؟
وہ سادہ مردِ مجاہد، وہ مومنِ آزاد
4362 خبر نہ تھی اُسے کیا چیز ہے نمازِ غلام!
ہزار کام ہیں مردانِ حُر کو دُنیا میں
4363 انھی کے ذوقِ عمل سے ہیں اُمتوں کے نِظام

دبستانِ اقبال

بدن غلام کا سوزِ عمل سے ہے محروم
4364 کہ ہے مُرور غلاموں کے روز و شب پہ حرام!
طویل سجدہ اگر ہیں تو کیا تعجّب ہے
4365 ورائے سجدہ غریبوں کو اَور کیا ہے کام!
خدا نصیب کرے ہِند کے اماموں کو
4366 وہ سجدہ جس میں ہے مِلّت کی زندگی کا پیام!

فلسطینی عرب سے

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
4367 میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے!
تری دَوا نہ جنیوا میں ہے، نہ لندن میں
4368 فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے
سُنا ہے مَیں نے، غلامی سے اُمّتوں کی نجات
4369 خودی کی پرورش و لذّتِ نمود میں ہے!

مشرق و مغرب

یہاں مَرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مَرض کا سبب ہے نظامِ جمہُوری! 4370

نہ مشرق اس سے بَری ہے، نہ مغرب اس سے بَری
جہاں میں عام ہے قلب و نظر کی رَنجوری! 4371

نفسیاتِ حاکمی

(اصلاحات)

یہ مِہر ہے بے مہریِ صیّاد کا پردہ
آئی نہ مرے کام مری تازہ صفیری! 4372

رکھنے لگا مُرجھائے ہوئے پھُول قفَس میں
شاید کہ اسیروں کو گوارا ہو اسیری! 4373

دبستانِ اقبال

دبستانِ اقبال

محراب گُل افغان
کے
افکار

جہاں رنگ و بو ہے نہ خوف و گماں
دبستانِ اقبال

محراب گُل افغان کے افکار

ا

میرے کُہستاں! تجھے چھوڑ کے جاؤں کہاں
تیری چٹانوں میں ہے میرے اَب و جَد کی خاک! 4374

روزِ ازل سے ہے تُو منزلِ شاہین و چرغ
لالہ و گُل سے تہی، نغمۂ بُلبل سے پاک! 4375

تیرے خَم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں، آب ترا تاب ناک! 4376

باز نہ ہو گا کبھی بندۂ کبک و حمام
حِفظِ بدن کے لیے رُوح کو کر دوں ہلاک! 4377

اے مرے فَقرِ غیور! فیصلہ تیرا ہے کیا
خلعتِ انگریز یا پیرَہنِ چاک چاک! 4378

۲

حقیقتِ ازَلی ہے رَقابتِ اقوام
4379 نگاہِ پیرِ فلک میں نہ مَیں عزیز، نہ تُو!

خودی میں ڈُوب، زمانے سے نااُمّید نہ ہو
4380 کہ اس کا زخم ہے در پردہ اہتمامِ رفُو!

رہے گا تُو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
4381 اُتر گیا جو ترے دل میں لَاشَرِیْکَ لَہٗ!

۳

تِری دُعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی
4382 مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تُو بدل جائے!

تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
4383 عجب نہیں ہے کہ یہ چارسُو بدل جائے!

وہی شراب، وہی ہائے و ہُو رہے باقی
طریقِ ساقی و رسمِ کدُو بدل جائے! 4384

تری دُعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
مری دُعا ہے تری آرزو بدل جائے! 4385

۴

کیا چرخِ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ
سب راہرو ہیں واماندۂ راہ! 4386

کڑکا سکندر بجلی کی مانند
تجھ کو خبر ہے اے مرگِ ناگاہ! 4387

نادر نے لُوٹی دِلّی کی دولت
اک ضربِ شمشیر! افسانہ کوتاہ! 4388

افغان باقی، کُہسار باقی
اَلْحُکْمُ لِلّٰہ! اَلْمُلْکُ لِلّٰہ! 4389

حاجت سے مجبور مردانِ آزاد
کرتی ہے حاجت شیروں کو رُوباہ! 4390

محرم خودی سے جس دم ہُوا فقر
تُو بھی شہنشاہ، مَیں بھی شہنشاہ! 4391

قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈُھونڈی سُلطاں کی درگاہ! 4392

۵

یہ مدرسہ یہ کھیل یہ غوغائے رَوارَو
اس عیشِ فراواں میں ہے ہر لحظہ غمِ نَو! 4393

وہ عِلم نہیں، زہر ہے احرار کے حق میں
جس عِلم کا حاصل ہے جہاں میں دو کفِ جَو! 4394

ناداں! اَدب و فلسفہ کچھ چیز نہیں ہے
اسبابِ ہُنر کے لیے لازم ہے تگ و دَو 4395

فِطرت کے نوامیس پہ غالب ہے ہُنرمند
شام اس کی ہے مانندِ سَحَر صاحبِ پرتَو! 4396

وہ صاحبِ فن چاہے تو فَن کی بَرکت سے
ٹپکے بدنِ مہر سے شبنم کی طرح ضَو! 4397

٦

جو عالَمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دَور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ! 4398

تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو
کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ 4399

اُس قوم کو تجدید کا پیغام مبارک!
ہے جس کے تصوّر میں فقط بزمِ شبانہ! 4400

لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازۂ تجدید
مشرق میں ہے تقلیدِ فرنگی کا بہانہ! 4401

۷

رومی بدلے، شامی بدلے، بدلا ہِندُستان

4402 تُو بھی اے فرزندِ کُہستاں! اپنی خودی پہچان!

اپنی خودی پہچان

4402 ا او غافل افغان!

موسم اچھّا، پانی وافر، مٹّی بھی زرخیز

4403 جس نے اپنا کھیت نہ سینچا، وہ کیسا دہقان!

اپنی خودی پہچان

4402 ا او غافل افغان!

اُونچی جس کی لہر نہیں ہے، وہ کیسا دریا ہے!

4404 جس کی ہوائیں تُند نہیں ہیں، وہ کیسا طوفان!

اپنی خودی پہچان

4402 ا او غافل افغان!

ڈھونڈ کے اپنی خاک میں جس نے پایا اپنا آپ
4405 اُس بندے کی دہقانی پر سُلطانی قربان!

اپنی خودی پہچان
4402 ا او غافل افغان!

تیری بے عِلمی نے رکھ لی بے عِلموں کی لاج!
4406 عالِم فاضِل بیچ رہے ہیں اپنا دین ایمان!

اپنی خودی پہچان
4402 ا او غافل افغان!

۸

زاغ کہتا ہے نہایت بدنُما ہیں تیرے پَر
4407 شَپّرک کہتی ہے تجھ کو کور چشم و بے ہُنر
لیکن اے شہباز! یہ مُرغانِ صحرا کے اچھُوت
4408 ہیں فضائے نیلگوں کے پیچ و خَم سے بے خبر

ان کو کیا معلوم اُس طائر کے احوال و مقام
4409 رُوح ہے جس کی دمِ پرواز سر تا پا نظر!

۹

عشق طینت میں فرومایہ نہیں مثلِ ہَوس
4410 پرِ شہباز سے ممکن نہیں پروازِ مگس
یوں بھی دستورِ گُلستاں کو بدل سکتے ہیں
4411 کہ نشیمن ہو عنادل پہ گراں مثلِ قفس!
سفر آمادہ نہیں مُنتظرِ بانگِ رحیل
4412 ہے کہاں قافلۂ موج کو پروائے جرس!
گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے
4413 مُردہ ہے! مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نَفَس!
پرورِش دل کی اگر مدِّ نظر ہے تجھ کو
4414 مردِ مومن کی نگاہِ غلَط انداز ہے بس!

۱۰

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
4415 شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر
4416 اگر ہو صُلح تو رعنا غزالِ تاتاری

عجب نہیں ہے اگر اس کا سوز ہے ہمہ سوز
4417 کہ نیستاں کے لیے بس ہے ایک چنگاری

خدا نے اس کو دیا ہے شکوہِ سُلطانی
4418 کہ اس کے فَقر میں ہے حیدری و کرّاری

نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کُلاہی کو
4419 یہ بے کُلاہ ہے سرمایۂ کُلہ داری!

دبستان اقبال

۱۱

جس کے پرتَو سے منوّر رہی تیری شبِ دوش
پھر بھی ہو سکتا ہے روشن وہ چراغِ خاموش! 4420

مردِ بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گِلہ
بندۂ حُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش! 4421

نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جواں
جو ہُوا نالۂ مُرغانِ سَحَر سے مدہوش! 4422

مجھ کو ڈر ہے کہ ہے طفلانہ طبیعت تیری
اور عیّار ہیں یورپ کے شَکرپارہ فروش! 4423

دبستانِ اقبال

۱۲

لادینی و لاطینی، کس پیچ میں اُلجھا تُو!
دارُو ہے ضعیفوں کا لَآ غَالِبَ اِلَّا ھُو 4424

صیّادِ معانی کو یورپ سے ہے نومیدی
4425 دِلکش ہے فضا، لیکن بے نافہ تمام آہُو!
بے اَشکِ سَحَر گاہی تقویمِ خودی مشکل
4426 یہ لالۂ پیکانی خوشتر ہے کنارِ جُو!
صیّاد ہے کافر کا، نخچیر ہے مومن کا
4427 یہ دَیرِ کُہن یعنی بُتخانۂ رنگ و بُو!
اے شیخ، امیروں کو مسجد سے نِکلوا دے
4428 ہے ان کی نمازوں سے محراب تُرش ابرُو!

۱۳

مجھ کو تو یہ دُنیا نظر آتی ہے دِگرگُوں
4429 معلوم نہیں دیکھتی ہے تیری نظر کیا
ہر سینے میں اک صُبحِ قیامت ہے نمودار
4430 افکار جوانوں کے ہوئے زِیر و زَبر کیا!

دبستانِ اقبال

کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی
اے پیرِ حرم تیری مناجاتِ سَحَر کیا؟ 4431
ممکن نہیں تخلیقِ خودی خانقہوں سے
اس شُعلۂ نم خوردہ سے ٹُوٹے گا شرَر کیا! 4432

۱۴

بے جُرأتِ رِندانہ ہر عشق ہے رُوباہی
بازُو ہے قوی جس کا، وہ عشق یدُاللّٰہی! 4433
جو سختیِ منزل کو سامانِ سفر سمجھے
اے وائے تن آسانی! ناپید ہے وہ راہی! 4434
وحشت نہ سمجھ اس کو اے مَردکِ میدانی
کُہسار کی خَلوَت ہے تعلیمِ خود آگاہی! 4435
دُنیا ہے روایاتی، عُقبیٰ ہے مناجاتی
در باز دو عالَم را، این است شہنشاہی! 4436

۱۵

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
مشکل نہیں اے سالکِ رہ! علمِ فقیری 4437

فولاد کہاں رہتا ہے شمشیر کے لائق
پیدا ہو اگر اس کی طبیعت میں حریری! 4438

خود دار نہ ہو فقر تو ہے قہرِ الٰہی
ہو صاحبِ غیرت تو ہے تمہیدِ امیری! 4439

افرنگ ز خود بے خبرت کرد وگرنہ
اے بندۂ مومن! تو بشیری، تو نذیری! 4440

دبستانِ اقبال

۱۶

قوموں کے لیے موت ہے مرکز سے جُدائی!
ہو صاحبِ مرکز، تو خودی کیا ہے؟ خدائی! 4441

جو فقر ہُوا تلخیِ دوراں کا گِلہ مند
4442 اُس فقر میں باقی ہے ابھی بُوئے گدائی!
اِس دور میں بھی مردِ خدا کو ہے میَسّر
4443 جو معجزہ پربت کو بنا سکتا ہے رائی!
در معرکہ بے سوزِ تُو ذوقے نتواں یافت
4444 اے بندۂ مومن تُو کجائی؟ تُو کجائی؟
خورشید! سرا پردۂ مشرق سے نکل کر
4445 پہنا مرے کُہسار کو ملبوسِ حنائی!

١٧

آگ اِس کی پُھونک دیتی ہے برنا و پِیر کو
4446 لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحبِ یقیں!
ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
4447 وہ مرد جس کا فقر خزَف کو کرے نگِیں!

تُو اپنی سرنوِشت اب اپنے قلم سے لِکھ
خالی رکھی ہے خامۂ حق نے تِری جبیں! 4448

یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں
ہِمّت ہو پَرکُشا تو حقیقت میں کچھ نہیں! 4449

بالائے سر رہا تو ہے نام اِس کا آسماں
زیرِ پَر آ گیا تو یہی آسماں، زمیں! 4450

۱۸

یہ نکتہ خوب کہا شیر شاہ سُوری نے
کہ امتیازِ قبائل تمام تر خواری 4451

عزیز ہے انھیں نامِ وزیری و محسود
ابھی یہ خلعتِ افغانیت سے ہیں عاری! 4452

ہزار پارہ ہے کُہسار کی مسلمانی
کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بُتوں کا زُنّاری! 4453

دبستانِ اقبال

وہی حرم ہے، وہی اعتبارِ لات و منات
4454 خُدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری!

۱۹

نِگاہ وہ نہیں جو سُرخ و زرد پہچانے
4455 نِگاہ وہ ہے کہ محتاجِ مہر و ماہ نہیں!

فرنگ سے بہت آگے ہے منزلِ مومن
4456 قدم اُٹھا! یہ مقامِ انتہائے راہ نہیں!

کُھلے ہیں سب کے لیے غربیوں کے میخانے
4457 عُلومِ تازہ کی سرمستیاں گُناہ نہیں!

اسی سُرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تری
4458 ترے بدن میں اگر سوزِ لَآ اِلٰہَ نہیں!

سُنیں گے میری صدا خانزادگانِ کبیر؟
4459 گلیم پوش ہوں مَیں صاحبِ کُلاہ نہیں!

۲۰

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
4460 یا بندۂ صحرائی یا مردِ کُہستانی!

دنیا میں مُحاسب ہے تہذیبِ فُسوں گر کا
4461 ہے اس کی فقیری میں سرمایۂ سُلطانی!

یہ حُسن و لطافت کیوں؟ وہ قُوّت و شوکت کیوں؟
4462 بُلبل چمنِستانی، شہباز بیابانی!

اے شیخ! بہت اچھّی مکتب کی فضا، لیکن
4463 بنتی ہے بیاباں میں فاروقی و سلمانی!

صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
4464 تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی!